اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

اللہ اکبر

روزنامہ الفضل قادیان

THE DAILY ALFAZL, QADIAN.

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

ٹیلیفون نمبر ۹۱

شرح چندہ پیشگی — سالانہ ۔ ششماہی ۔ سہ ماہی ۔ بیرون ہند سالانہ

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

تار کا پتہ "الفضل قادیان"

جلد ۲۶ | ۱۰ ربیع الثانی ۱۳۵۷ھ | یوم پنجشنبہ | مطابق ۹ جون ۱۹۳۸ء | نمبر ۱۲۹

مدینۃ المسیح

قادیان ۷ جون۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۸ بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت ضعف کے باعث علیل ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے خصوصیت سے دعا فرمائیں ؞

جناب چودھری فتح محمد صاحب سیال ایم۔ اے ناظر اعلےٰ کی اہلیہ صاحبہ کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے نسبتاً اچھی ہے ؞

شیخ یوسف علی صاحب نائب ناظر امور عامہ کو دردِ شکم۔ اور اعضائے شکنی کی تکلیف ہے۔ دعائے صحت کی جائے ؞

آج بعد نماز عصر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے میاں عبدالرحیم صاحب زرگر متوطن پنڈی چری کے مکان کی بنیاد محلہ دار الرحمت میں رکھی۔ اور دعا فرمائی ؞

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

بحالتِ خواب انبیاء و اولیاء کو بُری وضع میں دیکھنے کی تعبیر

"معبرین نے لکھا ہے۔ کہ اگر کوئی شخص مثلاً کسی نبی کو خواب میں نابینا یا مجذوم یا کسی حیوان کی شکل میں دیکھے تو اس کی یہ تعبیر ہوگی۔ کہ یہ دیکھنے والا خود ان آفتوں میں مبتلا ہے۔ مثلاً اگر اس نے کسی مقدس آدمی کو یک چشم دیکھا ہے۔ تو اس کی یہ تعبیر ہوگی۔ کہ دین میں وہ آپ ہی ناقص ہے۔ اور اگر مجذوم دیکھا ہے۔ تو اس کی یہ تعبیر ہوگی۔ کہ وہ آپ ہی فساد میں پڑا ہوا ہے۔ اور اگر اس نے نبی کی مسخی صورت دیکھی ہے۔ تو اس کی یہ تعبیر ہوگی کہ وہ آپ ہی اپنے دین میں مسخی صورت رکھتا ہے کیونکہ مقدس لوگ آئینہ کی طرح ہوتے ہیں۔ انسان جو کچھ ان کی شکل اور وضع میں اپنے رویا میں فرق دیکھتا ہے درحقیقت وہ عیب اس کے اپنے وجود میں ہی ہوتا ہے۔ اور جس بدعملی میں اس کو مشاہدہ کرتا ہے درحقیقت اس کا آپ ہی مرتکب ہوتا ہے۔ تعبیر رویت ابرار میں یہ اصول محکم ہے۔ اس کو یاد رکھنا چاہیئے۔ ایک مدت کی بات ہے۔ کہ ایک نے میرے پاس بیان کیا۔ کہ میں نے ابراہیم علیہ السلام کو دیکھا۔ کہ وہ نعوذ باللہ نابینا تھا۔ میں نے کہا۔ کہ تو ابراہیم کی سنت کا منکر اور اس کے دیکھنے سے نابینا ہے۔ ایسا ہی ایک ہندو بڈھے نے بیان کیا۔ کہ نعوذ باللہ حضرت مسیح کو میں نے مجذوم دیکھا ہے۔ میں نے اس کی تعبیر کی۔ کہ تیری بد دینی ناقابلِ علاج ہے۔ تو کسی عیسےٰ دم سے اچھا نہیں ہوگا۔ ایک نے میرے پاس بیان کیا۔ کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔ کہ نیلا تہبند باندھا ہوا ہے اور باقی بدن سے ننگے ہیں۔ اور دال روٹی کھا رہے ہیں۔ میں نے اس کی یہ تعبیر کی۔ کہ دیکھنے والے کو غم اور فقر و فاقہ آئے گا۔ اور اس کا کوئی دستگیر نہیں ہوگا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ ایک مرتبہ میرے استاد مرحوم مولوی فضل احمد صاحب نے میرے پاس بیان کیا۔ کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ایک ایسی کوٹھڑی میں اسیروں کی طرح بیٹھے ہیں جس میں آگ اور بہت سا دھواں ہے۔ اور مجھے یاد پڑتا ہے۔ کہ گرد اگرد اس کوٹھڑی کے پہرہ داروں کی طرح عیسائی کھڑے ہیں۔ اور مولوی صاحب بہت متوحش تھے۔ کہ اس کی تعبیر کیا ہے۔ تب خدا تعالےٰ نے فی الفور میرے دل پر القاء کیا۔ کہ یہ سب دیکھنے والے کا حال ہے۔ جو اس پر ظاہر کیا گیا۔ وہ بے ایمان ہو کر مرے گا۔ اور آخر جہنم اس کا ٹھکانا ہوگا۔ اور عیسائیوں میں مل جائیگا۔ مولوی صاحب اس تعبیر کو سنتے ہی باغ باغ ہو گئے۔ اور مارے خوشی کے چہرہ روشن ہو گیا۔ اور فرمانے لگے۔ کہ یہ خواب پوری ہو گئی۔ اور تھوڑا عرصہ ہوا ہے کہ وہ شخص اس خواب کے دیکھنے کے بعد عیسائی ہو گیا۔" (الحکم [illegible])

ذکر حبیب علیہ السلام

یعنی

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عہد مبارک کی باتیں

۴۲۔ لفظ نبی کا استعمال

غیر مبایعین کا خیال ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی میں آپ کے لئے لفظ نبی کا استعمال نہ خود آپ نے اپنے حق میں کبھی کیا تھا۔ اور نہ آپ کے حق میں آپ کے صحابہ نے کبھی استعمال کیا۔ حالانکہ یہ خیال واقعات کے خلاف اور بالکل نادرست ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پادری پگٹ کے متعلق جو اشتہار دیا۔ اس کے نیچے اپنے دستخط ان الفاظ میں کئے تھے۔ "النبی مرزا غلام احمد" اور مولوی محمد علی صاحب نے اس کا ترجمہ انگریزی میں کیا تھا۔ "دی پرافٹ مرزا غلام احمد" ایسا ہی اخباروں میں اور کتابوں میں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور خدام کی تقریروں میں حضور کے واسطے بارہا نبی کا لفظ بولا گیا۔ اس وقت مجھے اتفاق سے ایک خط اکبر شاہ خان صاحب نجیب آبادی کا مورخہ ۲۶ ستمبر ۱۹۰۷ء ملا ہے۔ جو انہوں نے حضرت اقدس کی خدمت میں اپنی زندگی وقف کرتے ہوئے لکھا تھا۔ اس خط کو خان صاحب نے ان الفاظ سے شروع کیا ہے۔ "اے میرے پیارے نبی" اور خط کے اندر لکھا ہے۔ "میں اپنی تمام ان قوتوں کے ساتھ جو میرے اختیار میں ہیں۔ خدا اور اس کے رسول محمد صلے اللہ علیہ وسلم اور اس کے نبی مسیح موعود علیہ السلام مظہر جملہ انبیاء کی خوشنودی کے لئے نہائت جوش اور پورے خلوص سے ہر قسم کی خدمات دین بجالانے کو موجود و مستعد ہوں"۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس خط کے جواب میں صرف یہ الفاظ تحریر فرمائے۔

"السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ انشاء اللہ وقت پر آپ کو یاد کروں گا خدا تعالےٰ اس نیت کا آپ کو ثواب بخشے۔ والسلام۔ مرزا غلام احمد عفی عنہ"

اوپر کے خط میں دو دفعہ خان صاحب نے حضرت مسیح موعود کے متعلق نبی کا لفظ لکھا ہے۔ اگر یہ ناجائز ہوتا تو ضرور تھا کہ آپ جواب میں ان کو نبی کا لفظ لکھنے سے روکتے اصل خط اور حضرت مسیح موعود کی تحریر میرے پاس محفوظ ہے۔

محمد صادق عفی اللہ عنہ قادیان ۶ جون ۱۹۳۸ء

اخبار احمدیہ

ولادت۔ ۲ جون خاکسار کے ہاں لڑکا تولد ہوا۔ احباب مولود کی درازی عمر اور خادم دین بننے کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار غلام احمد کیپٹن آئی۔ ایم۔ ایس لاہور

دعائے مغفرت (۱) عبد القادر شاہ صاحب کمپونڈر سول ہسپتال شاہ پور کی والدہ کا ۲ جون ۱۹۳۸ء کو انتقال ہو گیا۔ جنکی عمر بوقت انتقال ۷۵ سال کے قریب تھی۔ مرحومہ حضرت مولوی نور الدین خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی حقیقی بھتیجی تھیں مخلص احمدی اور سلسلہ سے محبت رکھنے والی تھیں دعائے مغفرت کی جائے۔ خاکسار عمر خطاب

(۲) میری بیوی ۲۸ مئی کو بچہ پیدا ہونے پر فوت ہو گئی انا للہ وانا الیہ راجعون احباب مرحومہ کے لئے دعائے مغفرت کریں۔ رحمۃ اللہ احمدی سول کھیڑی ضلع لودیانہ (۳) بہت افسوس اور رنج کے ساتھ لکھا جاتا ہے۔ کہ میاں عبد اللطیف پسر مہر برکت اللہ عمر ۲۶ سال جو قابل صالح نوجوان احمدی تھا فوت ہو گیا۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ مغفرت کرے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل اور نعم البدل عطا فرمائے۔

احمدیہ ہوسٹل لاہور میں داخلہ

آج کل کالجوں کے داخلے شروع ہیں۔ جو دوست اپنے بچوں کو لاہور کے کسی کالج میں داخل کرائیں۔ انہیں یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ جماعت کی طرف سے ایک بورڈنگ۔ زیر نام احمدیہ ہوسٹل کوٹھی عے ۱۲ ایمپرس روڈ لاہور میں قائم ہے۔ جہاں ہمارے بچے ایک قابل اور ہمدرد احمدی سپرنٹنڈنٹ کی نگرانی میں رہتے ہیں اور بچوں کی ہر طرح کی تعلیمی اور اخلاقی اور دینی نگرانی کی جاتی ہے۔ اس ہوسٹل کے ہوتے ہوئے کسی دوست کا اپنے کسی بچے کو کسی دوسرے ہوسٹل میں داخل کرانا سخت قابل اعتراض ہے۔ اور ایک قسم کی قومی غداری ہے۔

پس میں امید کرتا ہوں کہ ہمارے دوست اپنے بچوں کو احمدیہ ہوسٹل لاہور میں داخل کرا کے نظارت ہذا کے ساتھ تعاون فرمائیں گے۔ احمدیہ ہوسٹل اخراجات کے واجبی ہونے اور تعلیمی نگرانی کے لحاظ سے کسی دوسرے ہوسٹل سے کم نہیں۔ مگر اس کے اندر یہ زائد خوبی ہے۔ جو کسی دوسری جگہ میسر نہیں کہ بچے احمدیت کی فضاء میں پرورش پاتے ہیں۔ اور خدا کے فضل سے ان زہریلے اثرات سے محفوظ رہتے ہیں جو دوسرے ہوسٹلوں میں پائے جاتے ہیں۔

ناظر تعلیم و تربیت

اعلان برائے ملازمت دفاتر صدر انجمن احمدیہ قادیان

صدر انجمن احمدیہ کے دفاتر کے لئے امیدواروں کی ضرورت ہے جو امیدوار حسب ذیل شرائط پوری کرتے ہوں۔ وہ ذیل کا فارم پر کر کے معہ تمام سرٹیفکیٹ وغیرہ کی مصدقہ نقل کے ۲۰ جون تک سپرنٹنڈنٹ صاحب دفاتر صدر انجمن احمدیہ قادیان کے پاس بھجوا دیں

خاکسار غلام محمد اختر سیکرٹری تحقیقاتی کمیشن

فارم درخواست امیدواری

۱۔ نام و ولدیت درخواست کنندہ
۲۔ تاریخ بیعت
۳۔ تاریخ پیدائش
۴۔ امیدوار کے خاندان کی خدمات سلسلہ
۵۔ امتحان جو پاس کئے ہیں معہ سنہ
۶۔ خلاصہ سندات و سفارشات
۷۔ صحت
۸۔ کوئی اور قابل ذکر امر

شرائط (۱) احمدی ہونا لازمی ہے (۲) عمر ۱۸ تا ۲۸ سال ہو۔ مقامی امیر یا پریذیڈنٹ کی خدمات سلسلہ کے متعلق تصدیق کرائی جائے۔ (۴) میٹرک یا اس سے اوپر مولوی فاضل یا جامعہ احمدیہ یا اس سے اوپر تک تعلیم لازمی ہے۔ (۵) مقامی جماعت کے امیر یا پریذیڈنٹ کی سفارش کا ہونا لازمی ہے۔ اس کے علاوہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خاص ہستیوں کی سفارشی چٹھیاں لگائی جاسکتی ہیں۔ (۶) ڈاکٹر یا حکیم ورنہ جماعت کے امیر یا پریذیڈنٹ کی طرف سے سرٹیفکیٹ لگایا جاسکتا ہے۔ (۷) شرط نمبر ۴ کے علاوہ کوئی اور سرٹیفکیٹ وغیرہ لگائے جاسکتے ہیں۔

نوٹ نمبر ۱ تمام وہ درخواستیں جو کسی امیدوار نے کسی دفتری ملازمت کے لئے صدر انجمن احمدیہ کے کسی دفتر میں بھیجی ہوں۔ وہ اس اعلان کے ذریعہ منسوخ قرار دی جاتی ہیں۔ اور ہر امیدوار کو اب نئی درخواست مندرجہ بالا فارم پر شرائط کے مطابق کرنی ہوگی۔ نمبر ۲ اسامیاں فی الحال عارضی ہونگی۔ اور تنخواہ کم از کم ۱۵ روپیہ ماہوار دی جائے گی لیکن آئندہ مستقل اسامیاں پر کرتے وقت تجربہ کار عارضی ملازمین کو ترجیح دی جائے گی۔ جن امیدواروں کی درخواستیں کمیشن منظور کرے گا۔ ان درخواست کنندوں کو تاریخ انتخاب سے اطلاع کر دی جائے گی۔ نمبر ۳ کمیشن کے کسی ممبر کو سفارش کے ذریعہ سے زیر اثر لانے کی سعی کرنا امیدوار کی کامیابی میں منافی ہوگا

خاکسار عبد الرحمن انور انبالہ مشتہر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۱۰ ربیع الثانی ۱۳۵۷ھ

"اہنسا" کی ناقابلِ عمل تعلیم

گاندھی جی کو اپنی جس "اہنسا" کی تعلیم پر ناز ہے۔ اس کے متعلق پچھلے دنوں انہوں نے کہا تھا۔:-

(۱) "جو شخص خدا کو پہچانتا ہے اسے تو ایک چھڑی کی بھی ضرورت نہیں ہے"۔

(۲) "تلوار کے بغیر آدمی نکما خیال کیا جاتا ہے۔ لیکن میرا عقیدہ یہ ہے۔ کہ تلوار کے بغیر آدمی بشرطیکہ اس میں اہنسا کی طاقت ہو۔ تلوار والے مسلح آدمیوں کا مقابلہ کامیابی کے ساتھ کر سکتا ہے"۔

(۳) "ہمیں اہنسا پر ایک پالسی کے طور پر نہیں بلکہ مذہب کے جزو کے طور پر عقیدہ رکھنا چاہیئے"۔

اس قسم کے خیالات کا اظہار چونکہ مسلمانوں کو مخاطب کر کے صوبہ سرحد میں کیا گیا۔ اور جمعیۃ العلماء ہند کے واحد ترجمان "الجمعیۃ" نے انہیں بڑی اہمیت دے کر شائع کیا تھا۔ اس لئے ہم نے انہیں وہمی اور خیالی باتیں قرار دیتے ہوئے ان کے مقابلہ میں اسلام کی یہ تعلیم پیش کی تھی۔ کہ:-

"ایک موقعہ اور محل کے لحاظ سے تو ہوسکتا ہے۔ کہ ایک چھڑی بھی ہاتھ میں نہ رکھی جائے۔ لیکن یہ کہ کسی قوم کو زندگی کے کسی مرحلہ میں بھی چھڑی تک رکھنے کی ضرورت نہیں اور یہ خدا کو پہچاننے والوں کی علامت ہے۔ گویا جو چھڑی رکھنے کی ضرورت سمجھتا ہے۔ وہ خدا کو نہیں پہچانتا اس کلیہ کو سمجھنے سے ہم بالکل قاصر رہے۔

اسلام اس کی پُرزور تردید کرتا ہے اور یہ حکم دیتا ہے۔ کہ یا ایھا الذین اٰمنوا خذوا حذرکم۔ یعنی اے مسلمانو! خطرہ کے موقعہ پر ضرورت کے مطابق اپنے بچاؤ کا سامان اپنے پاس رکھو۔ اب ظاہر ہے۔ کہ اسلام کے رُو سے خدا تعالٰے کو پہچاننے والے کی وُہ علامت نہیں ہوسکتی۔ جو گاندھی جی نے بتائی ہے۔ اور جو یہ ہے۔ کہ کسی موقعہ پر بھی اپنے ہاتھ میں چھڑی تک نہ ہونی چاہیئے بلکہ یہ ہے۔ کہ موقعہ کے لحاظ سے اور خطرہ کے پیش نظر جو سامان مہیا ہوسکے۔ وہ لیا جائے"۔

کتنے افسوس کی بات ہے۔ کہ گاندھی جی کے اس قسم کے خلاف اسلام خیالات کو جمعیۃ العلماء کے آرگن نے بغیر ایک لفظ کی تردید کئے مفخریہ شائع کیا۔ ہاں ہندوؤں میں ایسے لوگ موجود ہیں۔ جو گاندھی جی کے اہنسا کے عقیدہ کے خلاف لکھتے۔ اور اسے ناقابل عمل اور بے فائدہ ثابت کرتے رہتے ہیں۔ چنانچہ حال میں بھائی پرمانند جی ایم۔ اے نے ایک مضمون شائع کیا ہے جس میں گاندھی جی کی اہنسا کو پچھلی ساری تاریخ اور تاریخی واقعات کے خلاف قرار دیا ہے اور گوتم بُدھ کی اسی قسم کی تعلیم کا ذکر کرتے ہوئے جہاں یہ لکھا ہے۔ کہ:-

"اس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ وُہ بڑا ملک (ہندوستان) جس کا ماضی آسا اونچا ہو گزرا تھا۔ یکایک گر کر مٹی کا ایک ڈھیر سا بن گیا"۔ وہاں یہ بھی کہا ہے کہ

"بدھ مت سے پہلے ہندوؤں کی زندگی کا اصول اس سے بالکل مختلف تھا۔ ان کے اندر اہنسا کا نہ صرف پرچار نہ پایا جاتا تھا۔ بلکہ خیال بھی نہ تھا"۔

گویا گاندھی جی نے اہنسا کی تعلیم گوتم بُدھ سے لی ہے۔ اور مہاتما بدھ کی یہ تعلیم چونکہ ہندوستان کو نہایت ہی خطرناک نقصان پہونچا چکی ہے اس لئے یہ ممکن نہیں۔ کہ گاندھی جی اس کے ذریعہ ہندوستان کو فائدہ پہونچا سکیں۔ اور وہ منزل مقصود تک پہنچ سکیں۔ قطع نظر اس سے کہ اہنسا کا طریق عمل سیاسیات پر کہاں تک اثر انداز ہوسکتا ہے۔ اور کسی قوم کی سیاسی قسمت کو پلٹنے کی طاقت رکھتا ہے۔ یا نہیں۔ دیکھنا یہ چاہیئے کہ کیا یہ اس قابل ہے۔ کہ اسے مذہب کا جزو قرار دیا جاسکے۔ اور زندگی کے ہر مرحلہ پر اسے اختیار کیا جاسکے۔

اس بات سے کون انکار کر سکتا ہے کہ دُنیا میں ہر رنگ کے لوگ بود و باش رکھتے ہیں۔ چوری کرنے والے۔ ڈاکہ ڈالنے والے۔ دوسروں کی عزت و آبرو پر حملہ کرنے والے۔ دوسروں کو دکھ اور تکلیف پہونچا کر خوش ہونے والے۔ حتیٰ کہ معمولی معمولی باتوں پر نہایت وحشیانہ طور پر قتل کر دینے والے۔ اور باوجود اس کے کہ ایک طرف تو عام لوگ اس قماش کے لوگوں کے ضرر اور نقصان سے بچنے کے لئے خود ہر ممکن کوشش کرتے ہیں۔ اور دوسری طرف حکومت نے انکی شرارتوں کے انسداد کے لئے محکمے قائم کر رکھے ہیں۔ اور سخت سے سخت سزائیں دی جاتی ہیں۔ پھر بھی حادثات ہوتے رہتے ہیں۔ لیکن اگر اہنسا پر عمل کرتے ہوئے نہ تو پبلک اپنی جان و مال اور عزت و آبرو کی حفاظت کے لئے ہاتھ اٹھائے۔ اور نہ حکومت چور اچکوں کو سزا دے۔ تو پھر بتایا جائے۔ کسی ملک کا نظام ایک لمحہ کے لئے بھی قائم رہ سکتا ہے۔ اور کوئی شریف انسان امن و چین کی زندگی بسر کرسکتا ہے۔ قطعاً نہیں۔

اسی طرح دُنیا میں کئی درندے ایسے ہیں۔ جو انسانوں کی جان کو سخت نقصان پہونچاتے ہیں۔ یا اور کئی ایسی موذی چیزیں ہیں۔ جو بلاوجہ انسان کے لئے ضرررساں ہیں۔ اگر وہ حملہ کریں۔ تو اہنسا کی تعلیم پر عمل کرتے ہُوئے انسان کو کیا کرنا چاہیئے۔ چپ چاپ نقصان اٹھا لینا چاہیئے۔ یا ان کے ضرر کو دُور کرنے کے لئے ہاتھ پاؤں مارنے چاہئیں۔

پھر اگر کسی انسان کے جسم کے زخم میں کیڑے پڑ جائیں۔ تو اہنسا کی تعلیم کا تو یہ تقاضا ہوگا۔ کہ ان کو زخم سے نہ نکالا جائے۔ کیونکہ اس طرح وہ مر جائیں گے۔ بلکہ ان کی پرورش کے لئے زخم کو جوں کا توں چھوڑ دینا چاہیئے۔ لیکن کیا ایسا کیا جاسکتا ہے قطعاً نہیں۔

غرض ہر حالت میں اہنسا پر عمل کرنا ناممکن ہے۔ اور نہ نظام عالم اس طرح قائم رہ سکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام میں اس کا نہ صرف کوئی ذکر نہیں ہے بلکہ اس کے خلاف یہ تعلیم دی گئی ہے کہ ظالم کے ظلم کو۔ موذی کی ایذا کو۔ اور شریر کی شرارت کو روکنا ضروری ہے۔ اور اس کے لئے موقعہ اور محل کے لحاظ سے کوشش کرنا فرض ہے۔ دو اصل اہنسا کا پرچار کرنے والوں کو ٹھوکر یہ لگی ہے کہ وہ بدی کا ارتکاب کرنے والوں کی تکلیف گوارا نہیں کرتے۔ جو انہیں بدی سے روکتے وقت پہونچ جائے۔ گویا وہ ایک طرف تو انہیں کھلی اجازت دیتے ہیں۔ کہ وُہ جو چاہیں کرتے رہیں۔ اور دوسری طرف امن پسند اور شریف انسانوں کو مصائب میں مبتلا رکھنا چاہتے ہیں۔ مگر یہ بدکاروں کے ساتھ بھی ہمدردی نہیں ہے۔ بلکہ انہیں ہلاکت کے گڑھے میں گرانا ہے۔ حقیقی ہمدردی ان کے ساتھ اور ان کے نقش قدم پر چلنے کی تیاری کرنے والوں کے ساتھ یہی ہے۔ کہ جس طرح بھی ممکن ہو۔ ان

اللہ تعالےٰ کے ذکر کے فوائد

عادتِ ذکر بھی ڈالو کہ یہ ممکن ہی نہیں
دل میں ہو عشقِ صنم لب پہ مگر نام نہ ہو
(حضرت امیر مینائی)

از جناب چودھری عبدالرحیم صاحب محلہ دارالرحمت قادیان

(۲)

(۴۶) بدنی قوت میں بھی اضافہ ہوتا ہے۔ اور مردہ قوے نئے سرے سے زندہ ہونے شروع ہو جاتے ہیں مایوس شدہ بوڑھوں کو اولاد دی جاتی ہے۔ اور لاوارثوں کے گھروں میں صدیوں روشنی دینے والے چراغ جلائے جاتے ہیں۔

(۴۷) اعمال سے نفاق کی ملونی دور ہوتی ہے۔ درحقیقت ذکر الٰہی میں وہ حلاوت ہے۔ جو اور کسی دوسری چیز میں نہیں :

(۴۸) جب تک انسان میں ظلی طور سے تشابہ باخلاق اللہ پیدا نہ ہو جائے۔ کامل فلاح اور رضوان الٰہی کا حصول ناممکن ہوتا ہے۔ ذاکر بندہ رفتہ رفتہ متخلق باخلاق اللہ ہو جاتا ہے :

(۴۹) حرص اور بخل اور شحّ اور حماقت نفس بے جا رنگ میں طبیعت سے یوں نکل جاتے ہیں جیسے مکھن سے بال ہر قسم کی برکت کے آثار ہویدا ہوتے ہیں۔ اور ایسے لوگوں کے در و دیوار پر نور برستا ہوا نظر آتا ہے :

(۵۰) تواضع اور خاکساری بڑھتی ہے فخر اور بغی اور استکبار کا مادہ کم ہونے لگتا ہے۔ تمسخر وغیرہ چھوٹ جاتا ہے۔ اور انسان کا شرف نظر آنے لگتا ہے خفض جناح للمومنین کی عادت پڑتی ہے :

(۵۱) ذاکر انسان اللہ تعالےٰ کے صفات میں رنگین ہونے کی وجہ سے ربوبیت میں رحمانیت اور رحیمیت کے خلق سے زیادہ متخلق ہونے کی وجہ سے پھر سخاوت اور داد و دہش میں برساتی ہواؤں کی طرح ہو جاتا ہے۔ اور خلق خدا کے حاجات احسن رنگ میں پورے کرتا ہے :

(۵۲) ذاکر انسان القہار اور الجبّار کی صفات سے متخلق ہونے کی وجہ سے اپنے ان تمام برے ارادوں پر قہر اور جبر کرتا ہے۔ جو خدا تعالےٰ کی راہ میں روک بننا چاہتے ہیں۔ اسی طرح ان تمام افعال سے اپنے اعضاً پر قہر اور جبر کرتا ہے۔ جو بے جا صورت اور ظلم کی ملونی اپنے اندر رکھتے ہیں۔ کیونکہ وہ سمجھتا ہے کہ القہار اور الجبار صفات والے میرے آقا کے کسی ارادے میں ظلم کو روا نہیں رکھا گیا ہے۔ اس لئے مجھ کو بھی الجبار صفت سے متخلق ہونے میں اصلاح کو مدنظر رکھنا چاہیئے۔ اور القہار صفت سے متخلق ہونے میں بھی مجھے احسن صورت اختیار کرنی چاہیئے۔

(۵۳) ذاکر انسان عبودیت کے اس اعلےٰ مقام پر کھڑا ہو جاتا ہے۔ جس پر اللہ تعالےٰ کے تمام صفات اپنی ربوبیت کو وسعت سے احسن اور اکمل رنگ میں اس پر پورا کر دیتے ہیں۔ اور کوئی کسر باقی نہیں رہتی۔ مقام محمود اسی کا نام ہے۔ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہی حصہ میں بسبب عبد کامل ہونے کے تمام مخلوق سے بڑھ کر آگئے۔ وما یظلم ربک احداً۔

(۵۴) تعاونوا علی البر والتقویٰ کے لئے باہمی مواسات عیادت المریض۔ شمولیت جنازہ شاید الخیر کی حاضری۔ امر بالمعروف نہی عن المنکر کی کوشش۔ مجالس الذکر امداد مصالح المومنین کے علاوہ ذکر الٰہی کے لئے تخلیہ ہی بہتر ہے۔ کیونکہ جو شخص اختلاط کر کے انبیاء کی طرز اور راشدین کے نمونہ پر اچھی طرح قدم نہ اٹھا سکتا ہو۔ اس کے لئے تنہائی اور ذکر الٰہی کی کثرت ہی بابرکت ہے۔ اور شر سے اس طرح لوگوں کو امن دینا بھی بڑی نیکی ہے :

(۵۵) وقت ایسی نعمت ہے کہ ذکر الٰہی کے ذریعہ ایک سانس میں اللہ تعالےٰ کی رضاء اور خوشنودی کو اس قدر حاصل کیا جا سکتا ہے۔ جو غفلت کی سینکڑوں گھڑیوں میں مشکل سے مل سکتی ہے۔ اس لئے زندگی کو اپنے ہاتھ سے جو قطع کرتا ہے۔ وہ بڑی نعمت کو کفران کے باعث اللہ تعالےٰ کی ناراضگی کے علاوہ اس جوہر کو بھی اپنے ہاتھ سے کھو بیٹھتا ہے۔ جس میں ایک مقتدر ہستی کی رضاء کو لیا جا سکتا تھا۔ مگر ذاکر انسان اپنے وقت کی بفضلہ اچھی قیمت پا لیتا ہے۔ اخلاص شرط ہے :

(۵۶) اللہ تعالےٰ کی محبت کے نہ ہونے سے کفر۔ نفاق۔ الحاد۔ مجاہدہ میں کمی اور اس کی راہ میں جان اور مال سے مضائقہ پیدا ہو جاتا ہے۔ لیکن ذاکر انسان محبت الٰہی میں روز بروز بڑھنے کے سبب ہر قربانی کے لئے تیار رہتا ہے :

(۵۷) ایمان کے معاملہ میں الیقین کا ہونا بڑا ضروری ہے۔ ورنہ لغزش اور شیطانی حملے کا خطرہ بالضرور لگا رہتا ہے۔ ذاکر انسان کو شہودی علم عطا ہونے کے سبب سے ظن اور وساوس سے نجات ملتی ہے۔ اور عین الیقین کے بعض مرتبے عطا ہو جاتے ہیں :

(۵۸) قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق آتا ہے۔ کہ کان یذکر اللہ علیٰ کل احیانہ۔ طالب محبت الٰہی کے لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع ضروری ہے۔ اور ہر وقت ذکر الٰہی میں مشغول رہنا لازمی تبلیغ دین تعلیم دین اور منکرات کو دنیا سے دور کرنا خیر اور صلاح کی اشاعت یہ سب لوجہ اللہ ہونے کے سبب سے ذکر الٰہی میں شامل ہیں۔ اور یکون الدین للہ کے لئے سعی کرنا عین ذکر الٰہی ہے۔

(۵۹) عبرت۔ تفکر فی الخلق۔ تذکر آلاء الٰہی کے لئے ذاکر کو زیادہ تر موقعہ ملتا ہے۔ فاعتبروا یا اولی الابصار۔ یتفکرون فی خلق السموات والارض الخ اذکروا آلاء اللہ لعلکم تفلحون پر اس طرح وقت صرف ہونے کی وجہ سے ہر طرح بفضلہ فلاح کی امید ہو جاتی ہے :

(۶۰) امید کا پہلو غالب رہتا ہے۔ مایوسی اور بیدلی سے ہر طرح امن رہتا ہے۔ اکثر دیکھا گیا ہے کہ مایوسی اور خیالات کی مستقبل بھیانک شکل سے ڈر کر سینکڑوں انسان زندگی کھو بیٹھتے ہیں۔ یا پھر قوے کو گھن لگا لیتے ہیں۔ لیکن ذاکر کو کچھ ایسی ڈھارس رہتی ہے۔ کہ اس کے دل میں ان مشکلات کی طرف سے بالکل ہی بے پرواہی رہنے کے سبب سے قطعاً دل چھوڑ دینے کا موقعہ نہیں ملتا۔

(۶۱) کل یوم ھو فی شان۔ ہمارے خلاق علیم رب العالمین مولےٰ کی شان انسان کے اخلاص اور اسکے نیک اعمال کے ساتھ ساتھ نئی نئی کیفیت ذرات عالم میں پیدا کرتی رہتی ہے۔ جس سے انسان کے کاموں میں اس کے قوے میں اس کی زندگی کی روح میں ایک نرالی حالت پیدا ہوتی رہتی ہے جس کے دوائر اور حس کی پوری کیفیات کی حقیقت ذاکر انسان کے دل میں مختلف قسم کی راحت کی لہریں ہر وقت پیدا کرنے کے سبب سے اسکی حالت کو ایسا نیا نیا رنگ دیتی رہتی ہیں۔ جسکو وہ قلوب جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اعراض یا تدابر رکھتے ہیں ہرگز ہرگز محسوس نہیں کر سکتے۔ کیونکہ انکا حصول صرف اسی کوچہ میں ملتا ہے۔ نہ کہ ساری دنیا کے اسباب جمع کرنے میں :

(۶۲) دُعا کرنے کی نئی نئی تحریکیں اور نئے نئے طریق دل پر القا ہوتے جاتے ہیں ؛

(۶۳) محامد الہٰیہ کے لئے خود اس کی ذات جدید علوم سکھاتی ہے ؛

(۶۴) تکبر اور عظمت کا بھوت انسان کو اکثر گناہوں میں مبتلا کر دیتا ہے۔ لیکن اللہ تعالےٰ کی یاد کی برکت سے تکبر اور عظمت اور خود پسندی ذاکر انسان میں اس حد سے تجاوز نہیں کرتی - جو معیوب صورت اختیار کر جائے۔ اور انہ لایحب المستکبرین کی نوبت آجائے۔ بلکہ اس کو تمام صفاتی عیوب سے خود اللہ تعالےٰ محفوظ رکھتا جاتا ہے۔ اور ہر وہ لغزش جو اللہ تعالےٰ کو ناپسند ہوتی ہے۔ اس سے اس کو خود متنبہ کر دیا کرتا ہے۔ جیسے ماں چھوٹے بچے کو ٹھوکر کی جگہ سے بچانے کے لئے چوکس کرتی جاتی ہے ؛

(۶۵) ذاکر انسان سبقت لے جاتا ہے اُن سے جو ان سے پہلے گزرے۔ اور ان سے جو بعد میں آنے والے ہوں۔ اور سب سے افضل رہتا ہے بجز اس کے کہ کوئی ویسا ہی ذکر کرے۔ مثلاً سبحان اللہ والحمد للہ۔ اللہ اکبر ہر نماز کے بعد پڑھنے کی فضیلت میں آنحضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ویسے مختلف اوقات کے مختلف اذکار جو نہایت ہی بابرکت ہیں۔ اس کے علاوہ ہیں ؛

(۶۶) نورِ فراست میں اضافہ ہوتا رہتا ہے حتےٰ کہ ذاکر انسان نور اللہ کی طفیل ہر قسم کی سہولت کا وارث ہو جاتا ہے۔ اتقوا فراسۃ المؤمن فانہ ینظر بنور اللہ۔ عجیب نعمت ہے جو صرف خواص ہی کو دی جاتی ہے اور ہر قسم کی ظلمات سے نکالتی رہتی ہے ؛

(۶۷) ذکر قائم مقامِ صدقہ ہو جاتا ہے۔ حتےٰ کہ غربا جو مالی وسعت نہیں رکھتے۔ انفاق نہیں کر سکتے ذکر ہی کی برکت سے بہت سے درجات حاصل کر لیتے ہیں ؛

(۶۸) عزم اور ثبات جس کے ہونے سے الٰہی رضا مندی کے لئے مشکلات اور خاص مجاہدوں اور جہاد کی ضرورت پیش آتی ہے۔ ذاکر انسان ہی کے قلب میں پیدا ہوتے ہیں۔ خواہ ساری دُنیا مقابلہ میں ہو۔ اور پوری تیاری سے ہو۔ پھر بھی ایسا انسان رضائے الٰہی کو مقدم کرنے کے لئے خوف و حزن اور بزدلی سے بالکل ہی اجنبی رہتا ہے۔ نیز مداہنہ سے نفاق و کفرِ خفی سے یہ وجود پاک رہتا ہے۔ اور حنیف کہلاتا ہے۔ آسمان پر حقیقی مسلم بھی صرف اسی کو لکھا جاتا ہے

(۶۹) جس طرح الٰہی نور ایسے انسان کے دل میں چمکتا ہے۔ عملی اور قولی مجاہدہ سے اپنے رات دن وہ ایسی کوشش میں حد درجہ کی ہمدردی سے انسانوں کے لئے بلا اُجرت وقف کر دیتا ہے۔ اور سخت حریص ہوتا ہے۔ کہ یہ نور ان کے دلوں میں بھی خوب چمکتا ہوا نظر آئے۔ اور وہ مالکِ حقیقی کی اس خوشنودی کو حاصل کر لیں۔ جس کی برکت سے ہر قسم کے فیوض دائمی نزول کرتے رہتے ہیں ؛

(۷۰) تقدس اور تطہر کامل طور سے صرف ذاتِ باری ہی کے لئے مخصوص ہے انسان کے نفس کا تزکیہ اور آلائشوں سے پاک ہونے کا انحصار بھی اللہ تعالےٰ ہی کے فضل پر موقوف ہے۔ ذاکر انسان کے ہر قسم کے رجس خدا تعالےٰ بہت جلد دُور کر دیتا ہے۔ اور ایسے سامان مہیا ہوتے رہتے ہیں۔ جن سے اس کے نفس کو تزکیہ اور طہارت کا زیادہ موقعہ ملتا رہتا ہے۔ وذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء واللہ ذوالفضل العظیم ؛

(۷۱) ذاکر انسان میں ربوبیت کی شان اس قدر بڑھ جاتی ہے کہ وہ اپنے نفس پر دوسری مخلوق کو ترجیح دیتا ہے۔ سائل کو رد نہیں کرتا اور مساوات فی الحوائج کی کوشش بین الخلق پیدا کرنے میں سرگرم رہتا ہے۔ حتےٰ کہ ضرورت سے زیادہ کا ذخیرہ اس کے نزدیک پسندیدہ امر نہیں ہوتا۔ بالخصوص خوردنی اشیاء میں ؛

(۷۲) عاشقانہ رویہ محبت الٰہی میں پیدا ہو جاتا ہے۔ رات کے وقت بھی بے چینی رہتی ہے۔ بار بار اُٹھ کر اس کی یاد سے حظ آتا ہے۔ دُنیا کی رونق میں اتنا لطف نہیں رہتا۔ جتنا کہ جنگل کی غاروں کی تنہائی میں آتا ہے

(۷۳) زمینی درندوں اور زہریلے حشرات سے عموماً پناہ اور امن میں رکھا جاتا ہے۔ خونخوار انسان بھی اپنی ساری جدوجہد کے بعد اپنے حملے کی ناکامیابی میں حسرت سے انگلیاں کاٹتے اور دانت پیستے رہ جاتے ہیں۔ قدرت الٰہی کے کرشمے اس کی حفاظت میں اپنا کام کرتے ہیں۔ اور دُشمن ہر طرح ناکام رکھا جاتا ہے۔ نعم المولیٰ ونعم النصیر ؛

(۷۴) روحانی نسل میں کثرت ہو جاتی ہے۔ اور زمینی صفات سے اور اخلاد الی الارض سے بچنے کی نگرانی خود اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ اذا جاء نصر اللہ والفتح الخ ؛

(۷۵) ادنیٰ اور اشتہا کے مطابق سہولت سے ذراتِ عالم خدمت میں لگے رہتے ہیں۔ کوئی تمنا اور خواہش زور سے پیدا ہو۔ تو اللہ تعالےٰ جھٹ اس کے پورا کرنے کے سامان پیدا کر دیتا ہے حتےٰ کہ ناممکن امور بھی تعجب انگیز صورت سے میسر آجاتے ہیں ؛

(۷۶) ایسے خوارق اور معجزات بکثرت ذاکر انسان کے وجود سے ظاہر ہوتے ہیں۔ جن کی نظیر دُوسرے ہمعصروں میں ویسے یا مقابلۃً نظر نہیں آسکتی ؛

(۷۷) وہ وقت نہ دُنیا میں۔ اور نہ ہی آخرت میں ان پر آتا ہے جبکہ ظالمین کو بُرا بدلا ان کے اعمال کا دیا جاتا ہے۔ سخط الرب اور عذاب کے دن ان پر بفضلہ نہیں آتے۔ اور وہ خاص حفاظت سے بچائے جاتے ہیں جبکہ ہر طرف موتا موتی لگی ہوتی ہے ؛

(۷۸) کلوا واشربوا ھنیئاً بما کنتم تعملون۔ دُنیا دار بعد جدوجہد بھی وہ کچھ اپنے لئے بہم نہیں پہونچا سکتا۔ جو ذاکر انسان کو بافراغت کا ملکوک بے فکری سے ملتا رہتا ہے دُنیا ناک رگڑتی ہوئی ان کی خدمت کے لئے آتی ہے۔ مگر دُنیا دار ناک رگڑ کر بھی وہ سب کچھ حاصل نہیں کر سکتا۔ جو خواص الٰہی کو بطور نزل کے دیا جاتا ہے۔ یہ رزق ختم نہیں ہوتا۔ اور حسبِ ادعٰی بطور دوام ساتھ رہتا ہے۔ وہ اس کی رحمت اور فضل کے ظلال میں بلا کسی خوف و حزن کے اپنے اوقات بعد راحت بسر کرتے ہیں اور آنے والے زمانہ کے بُرے ایام کا اُن کو کبھی خیال تک نہیں گزرتا ؛

(۷۹) حسرت اور ندامت کی بجائے جبکہ ظالم اپنے ہاتھ کاٹتے ہوں گے۔ ذاکر خوش۔ اور مسرور ہوگا۔ ذکرِ الٰہی میزان کے پلڑے محاسبہ کے وقت بھاری کر کے موجب نجات ہو سکے گا ؛

2-80

(۸۰) اللہ تعالےٰ کی یاد میں سستی۔ تساہل۔ اور غفلت زہرِ قاتل کی طرح ہیں۔ دل پر زنگ چڑھ جاتا ہے۔ اور لاتنیا فی ذکری کے وہ تمام نتائج بھگتنے پڑتے ہیں۔ جو کاہل۔ کم محنت اور محنت سے جی چُرانے والے کو برداشت کرنے پڑتے ہیں۔ لیکن جو انسان ذکر کا عادی ہو جاتا ہے۔ اس کے نزدیک بیماریاں نہیں آتیں۔ آیات اللہ کا مفہوم نہ سمجھنے۔ اُن پر عمل نہ کرنے۔ نماز کو نہ سمجھنے۔ اور وقت پر باجماعت نہ پڑھنے۔ نیز مسنون اذکار کو ادا نہ کرنے۔ اور دیگر پاکیزگی کے تمام وسائل کو چھوڑنے یا ان میں تہاون کرنے کا نام ہی ذکر میں سُستی ہے۔ بیداری سے ہی کام سنورتا ہے۔ ورنہ عُمر جس چیز کی خریدار رہتی ہے۔ وہ کانہ آنے والی چیز نہیں ہوتی ؛

(۸۱) چونکہ ذاکر انسان بار بار اللہ تعالےٰ کی طرف اپنا رخ اور اپنی توجہ کرتا ہے اس لئے اللہ تعالےٰ کی تمام صفات بالخصوص اسکی التواب صفت اپنے فیوض اور برکات اور افضال کا خاص کرشمہ دکھاتی ہے۔ حتیٰ کہ ایسے لوگوں کے ٹہن بھی اور ہی لوگ لگاتے ہیں اور ان کی ہر ضرورت کو اخلاص سے پورا کرنے میں اپنی سرفرازی اور خاص سعادت سمجھتے ہیں۔

(۸۲) ایسے انسان کو خدمتگار اجرت پر نہیں بلکہ دلی اخلاص سے کام کرنے والے وجود ملتے ہیں۔ اور حزب اللہ یعنی گروہ رحمان یہی لوگ کہلاتے ہیں۔ ان کی والہانہ ادائیں اللہ تعالےٰ کی رضا کے حصول میں محبت سے جو کر گزرتی ہیں۔ ان کی نظیر بہت کم کسی دوسری جگہ میں دیکھی جاتی ہے۔

(۸۳) ان عذاب دہائے غیر مأمون اللہ تعالےٰ کے عذاب ناگہانی کی ہر وقت فکر رکھنی چاہیئے۔ اپنے اقوال اعمالِ بدنی اور افعال قلبی کا گہری نظر سے مطالعہ کرنا ضروری ہے۔ ورنہ قولی فعلی اور عزائم قلبی کا اثر رفتہ رفتہ غفلت کے باعث اچھی طرح استقامت پذیر نہ ہو۔ تو عذاب اپنی ناگہانی گرفت سے اچانک ایسا حملہ کرتا ہے کہ انسان بھونچکا سا رہ جاتا ہے۔ اور عذاب آنے پر پھر بسہولت امن و آرام کی گھڑیاں میسر نہیں آتیں۔ ذکر الٰہی میں کثرت ان آنے والی آفات سے بچاؤ کی صورت پیدا کر دیا کرتی ہے۔ اللہ تعالےٰ کے رحیم ہونے کے باعث پہلے سے ایسے خطرناک عذابوں کی گرفت کی اطلاع بھی ان لوگوں کو دیدی جاتی ہے اور ساتھ ہی بچاؤ کے طریق اور امن کی جگہوں سے بھی مطلع کر دیا جاتا ہے۔ اللہ تعالےٰ کے فرشتے۔ سارے ہی ذرات عالم اور مضبوط ارکان ان کے لئے موجب پناہ بن جاتے ہیں۔ اور ہر قسم کی آنچ سے انکو محفوظ رکھا جاتا ہے۔

(۸۴) خدا تعالےٰ کے دین کی خدمت میں ایسے انسانوں کا خون بہہ جائے تو انکی عین راحت اور خوشی ہوتی ہے۔ وہ ایسے اعضاء کو محبت سے بوسے دیتے ہیں۔ اور خوش ہوتے ہیں۔ جن پر اعداء کے تیز ہتھیاروں نے بے دردی اور سفاکی سے ناحق خونریز حربہ چلاتے ہوئے سخت عناد سے کام لیا ہوتا ہے۔ ہر قسم کی ذلت اللہ تعالےٰ کے منشاء کو رائج کرنے میں اگر آئے تو ان کے لئے باعث رشک اور نایاب عزت بنکر رہتی ہے۔ کیونکہ انکی زندگی کا مقصد راہ مولےٰ میں صرف اسکی رضا ہی حاصل کرنا ہوتا ہے۔ خواہ وہ کسی طرح سے ہاتھ آئے نہ انکو دوزخ کی پروا اور نہ ہی جنت کی خواہش ہوتی ہے۔ اللہ تعالےٰ سے اخلاص بھری لو ہوتی ہے۔ اور اسی کے مونہہ کو ہر چیز پر مقدم رکھتے ہیں۔ آگ ان کی غلام اور جنت میں مقام محمود ان کا دائمی مقام ہوتا ہے۔

(۸۵) شعائر اللہ کی تعظیم تقویٰ اللہ ہوتا ہے۔ اور اس میں الوہب کے نزدیک ہر طرح خیر ہی ہوتی ہے۔ لہذا اسماء الٰہی کو مدنظر رکھ کر ان کے ذریعہ سے تسبیح و تقدیس کرنا اور اللہ تعالےٰ کو پکارنا ذاکر انسان کا پہلا کام ہوتا ہے۔ جسمیں بے شمار برکات اور اللہ تعالےٰ کے آلاء ایسے انسان کے لئے بارش کے قطرات کی طرح مقدر رنگ میں ہر وقت جھڑی لگائے رہتے ہیں۔

(۸۶) ذاکر انسان کے نعیم اور آلاء دائمی اور مقیم ہوتے ہیں۔ اور ایسے انوکھے ہوتے ہیں جنکو نہ آنکھوں نے کبھی دیکھا ہوتا ہے اور نہ ہی کان ان کے صفات اور وجود سے آشنا ہوتے ہیں۔ اور نہ ہی انسانی عقول ان کا صحیح اندازہ لگا سکتی ہیں۔

(۸۷) سب سے بڑھکر ایسی رضاء الٰہی جس کے بعد کبھی ناراضگی نہ ہو۔ ایک ایسی نعمت ہے۔ جس کے آگے کی کوئی بھی چیز نہیں جنات دنیاوی اور جنات اخروی اور انسان کی ہر قسم کی لازوال بہبودی صرف اس اکیلی ہی نعمت کے سائے تلے آجاتی ہیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ذکر میں کثرت اس کے حصول کا واحد ذریعہ قرار دیا ہے بشرطیکہ پورے تذلل کے ساتھ ہو۔

(۸۸) ذاکر کو اس کا دار آخرت جس رنگ کا ہوتا ہے مرنے سے پہلے دکھا دیا جاتا ہے۔ مرنے کے بعد کے حالات جنکا عموماً اخفا ہی رکھا جاتا ہے اسکو پہلے عیاناً نظر آتے رہتے ہیں۔

(۸۹) ذاکر انسان کو رزق معلوم سے سرفراز کیا جاتا ہے۔ جو ملتا ہے بافراط ملتا ہے۔ وہ ہستی جو کفار فساق اور منافقین کو دیتی ہے۔ ان سے کہیں بڑھ کر رحمت کے سلوک کے ساتھ فضل کی بارش کے ساتھ غیر معلوم ذرائع سے عدم سے وجود لاکر بابرکت کرکے حسب ضرورت بطور خوارق کے بڑھا کر دیتی ہے۔ آواز میں برکت۔ وجود میں برکت اسباب میں برکت۔ رغد العیش اور رحیمانہ سلوک سے کسی نے کیا کرنا ہے۔ جو ایسے انسان کے ساتھ اللہ تعالےٰ کے تمام صفات ملوکانہ داد و دہش سے ہر قسم کی ریل پیل کردیتے ہیں۔ نعم المولیٰ نعم النصیر ملیک مقتدر لایعجزہ شئ فعال لما یرید۔ غالب علی امرہٖ ارحم الراحمین۔ خیر الرازقین

(۹۰) اللہ تعالےٰ کی عظمت اور قدر کا کچھ حق اگر ادا ہوتا ہے۔ تو وہ ذاکر انسان کے قلب میں ہی بسبب تنویر قلب کے علم لدنی کی وسعت کے سبب سے ہوتا ہے۔ ورنہ "چہ داند بوزنہ لذات ادرک" والی مثال ہے۔ دنیاوی آمیزش جب دل میں پیدا ہوتی ہے۔ تو واقعی بندر بنا کر چھوڑتی ہے۔ اعاذنا اللہ منہ

(۹۱) زندگی کے ایام کسی نہ کسی کام میں مصروفیت کے سبب بالآخر منقضی ہو جاتے ہیں۔ اور عمر کا بیش قیمت حصہ اکثر گھاٹے اور خسران کے بدنتائج دیکھتا ہے۔ لیکن ذکر الٰہی میں معروف رہنا کامیاب تجارت ہے جس سے کسی قسم کا نقصان نہیں ہوتا بلکہ نتیجۃً ایسا اجر ملتا ہے۔ جکی قیمت کوئی دوسرا حصہ مصروفیت کا لگا نہیں سکتا۔ اللھم اعنّی علیٰ ذکرک وشکرک وحسن عبادتک اسی لئے بطور دعا کے سکھلایا گیا ہے

(۹۲) ذاکر اللہ تعالےٰ کے وجود پر یقین دلانے کے لئے آیت اللہ ہو جاتا ہے۔ اپنے عمل سے اپنے قولی معجزہ سے خوارق کی وجہ سے لوگوں کے مونہہ بشرطیکہ عبرۃ حاصل کرنے والی فطرتیں ہوں خدا تعالےٰ کی طرف پھر جاتے ہیں۔

(۹۳) کیا انسان کے لئے اپنے بچاؤ اور حفاظت کے سامان۔ ہر ارادے اور خواہش کے پورا کرنے کے لئے سرتوڑ سعی اور کوشش اور کجا خدا تعالےٰ کی ہر طرح کے ملائکہ کے ذریعہ پوری حفاظت اور ہر قسم کی نگرانی اور ربوبیت کے لئے خواہشوں اور ارادوں سے پہلے سامان مہیا کر دینا اللہ تعالےٰ کی آنکھوں کے سامنے رہنے والا اسکی عطوفت اور رأفت اور ہر پہلو میں اسکی وُدّ اور محبت جامع کے ظل میں چلنے پھرنے والا۔ بھلا جکی خبرگیری کے لئے نہ عاجز ہونے والا قیوم اور علیم اور قدیر خدا ہر وقت اپنی خاص رحمت سے خیال رکھنے کے لئے تیار ہے۔ اسکی غبطہ کسی سے کیونکر ہو سکے۔ زہے قسمت تیری اے ذاکر انسان! تیرا تکفل تو اللہ تعالےٰ کے سارے صفات کرتے ہیں۔ بس پھر تیرے غنا کی بھی کوئی حد ہو سکتی ہے۔ تو بھی بابرکت اور تیرے تمام ساتھی بھی ہر طرح بابرکت۔

(۹۴) بشریت سے بعض وقت طبیعت پر قابو نہیں بھی رہتا (گو رہنا ضرور چاہیئے) اللہ تعالےٰ کی رضا کے سلک میں اس طرح نقص واقع ہو جاتا ہے۔ لمۃ الشیطٰن کا ذرا غلبہ ہو جانے کی وجہ سے کوتاہی ہو جاتی ہے روحانی ترقی کی طرف قدم نہیں اٹھتا جیسا کہ اٹھنا ضروری تھا۔ صرف ذکر الٰہی کی برکت سے اور اسی کے طفیل پھر رفتار صاف ہو جاتی ہے۔ اور اللہ تعالےٰ کی عفو اور غفر کی چادر پھر پردہ پوشی سے کام لے کر راہ راست پر ایسے انسان کو استوار کر دیتی ہے ربنا ظلمنا انفسنا وان لم تغفر لنا وترحمنا لنکونن من الخاسرین

(۹۵) ذرات عالم میں فوری اور آنی تغیر ذاکر انسان کی خاطر نمودار ہو جاتا ہے۔ بادل نہ ہوں تو نمودار ہو کر برس جاتے ہیں تھوڑا پانی بڑھ جاتا ہے تھوڑا دودھ یعنی پیالہ بھر بیسیوں کے پیٹ بھر دیتا ہے تھوڑا کھانا اسی انسان کی برکت سے کئی پیٹوں کے خلا کو بھر کر پھر بڑھ بھی رہتا ہے۔ کنکروں کی مٹھی تیغ و سناں سے بڑھ کر کام کر جاتی ہے۔ اور نیا آسمان ہو کر اور نئی زمین بن کر ایسے وجود کی خاطر اپنی کیفیات کو بالکل نرالی شکل میں بدل دیتے ہیں۔ خوارق حسب استعداد ذاکر حیرت انگیز وجود اختیار کرتے ہیں۔ اور بیسیوں انسان لاکھوں کے مقابلہ میں آکر نہ مغلوب ہونے والا سماں باندھ لیتے ہیں حتیٰ کہ

آسمانی اجرام میں نیا تغیر پیدا ہوتا ہے۔ اور اس کی صداقت میں زبردست ثبوت اور گواہی دیتا ہے۔

۹۶۔ دشمن کا ہر وار سوائے معمولی اذیٰ کے ایسے انسان کے مقابلہ میں بالکل خالی جاتا ہے۔ مقابلہ ہو۔ باہمی چیلنج ہو مباہلہ ہو۔ الغرض کسی رنگ کا تقابل ہو ذاکر انسان کی ہی بالآخر فتح ہوتی ہے۔ عاقبت میں یہی انسان فلاح پذیر ہوتا ہے۔ اور اللہ تعالےٰ کے نام کے اعلاء کی غرض پوری ہو کر رہتی ہے۔ اگر مد مقابل کے افراد بہر صورت اصلاح کے قابل نہوں تو بالکل فنا کر دئے جاتے ہیں۔ یا پھر ایسے انسان کے اثر کے نیچے ان کا آجانا اُن کے بچاؤ کا باعث بن کر رہتا ہے۔ انجام کی یہی دو موٹی حالتیں تیز آنکھوں کو صاف طور سے ضرور نظر آجاتی ہیں۔

۹۷۔ اقیموا الوزن بالقسط ولا تُخسروا المیزان۔ وزن انصاف سے قائم کرو۔ اور میزان میں کمی نہ ہونے دو ذاکر انسان کی فطرت تمدنی معاملات کے موازنہ میں ایسی سلیم ہو جاتی ہے۔ اور ایسا نور اپنے اندر پیدا کر لیتی ہے۔ کہ جس کی وجہ سے اس کے تمام باہمی معاملات میں سہولت کی راہ پیدا ہونے کے ساتھ ظلم کا کوئی شائبہ نہیں ہوتا۔ آخرت میں اپنے اعمال کے اوزان کا خیال رکھتے ہوئے کسی دوسرے کے حق میں کمی پیدا نہیں ہونے دیتا۔ اپنے نفس کے حقوق میں کمی اس کو زیادہ پسندیدہ معلوم ہوتی ہے۔ بہ نسبت اس کے کہ کسی غیر کے حق میں کسی قسم کی کمی پیدا ہو جائے۔ رحماء بینھم کا نظارہ نظر آنے لگتا ہے۔ اور تمام تمدنی اخلاق سے ہر قسم کا نفرت انگیز حصہ یوں نکل جاتا ہے۔ جیسے مکھن سے بال۔ حلم۔ بردباری۔ امانت اپنے اپنے محل پر ٹھیک اور درست پہلو اختیار کرتے ہیں۔ اور فتنہ و فساد کی تمام راہیں عموماً بند ہو جاتی ہیں۔

۹۸۔ یوم عظیم کے قیام میں جبکہ انسان اللہ تعالےٰ کے سامنے ہوگا۔ اور حقوق اللہ اور حقوق العباد کے لئے محاسبہ کی حالت ہائلہ درپیش ہوگی۔ ذاکر مخلص کے لئے بالخصوص امن کی حالت ہوگی۔ اور وہ ہر طرح مسرور رہیگا۔ بشرطیکہ ہر قربانی میں لوجہ اللہ اس کا رویہ رہا ہو۔

۹۹۔ سلسلہ خلق اور کائنات جس لئے ہے۔ صفاتِ باری ربوبیت میں انتہائی انعامات کے ساتھ جو نہ ختم ہونے کی حالت کو ثابت کر رہے ہیں۔ اس کی جملہ حقیقت انسان کی ترقیات کا بے انتہا کیف، ذو فضل اور ارحم الراحمین ہستی کے حیرت انگیز کرشموں پر نظر غائر۔ پھر اس کے فضل اور رحم کو اپنی عاشقانہ اور کرب بھری اداؤں سے کھینچنے کے کامل طریق۔ بدوں ذکر کے نہ پہلے کبھی کسی کو میسر آئے اور نہ آئندہ ہی آسکتے ہیں۔ و اتوا البیوت من ابوابھا

۱۰۰۔ شریعت یعنی رضاء الٰہی کے صحیح رموز کی ترجمانی۔ سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نقش قدم پر کامل اتباع سے چلنے کے مزے۔ اللہ تعالیٰ کی محبت میں بے نظیر نمونہ۔ ربوبیت خلق کی خاطر بذاذۃ اور تحمل اور خصاصۃ کی پسندیدگی۔ الوہیت اور عبودیت کے باہمی لگاؤ اور نباہ کی استوار روش کا صحیح علم۔ تمام زندگی اور موت بالکل بدل کر دینا۔ الاولیٰ اور الآخرۃ کی زندگی کے اغراض کی معرفت۔ روح میں انابت الی اللہ کے لئے ہر وقت نئی استعداد۔ الرفیق الاعلیٰ کے لقاء کے لئے تیاری اور دلی خواہش۔ جب تک قلب میں ذکر الٰہی کی نسیم ہر وقت اپنا کام نہ کرتی رہے یہ حقیقی نعمتیں کب میسر آسکتی ہیں۔

یا ایھا الذین اٰمنوا اذکروا اللہ ذکراً کثیراً و سبحوہ بکرۃً و اصیلاً ھو الذی یصلی علیکم و ملائکتہ لیخرجکم من الظلمات الی النور و کان بالمؤمنین رحیما تحیتھم یوم یلقونہٗ سلام و اعدّ لھم اجراً کریماً ۔

(و صلی اللہ علی النبی و علی عبدہ المسیح الموعود)

و آخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العٰلمین

قصیدہ بحضور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی سفر سندھ سے مراجعت پر مولانا غلام احمد صاحب اختر ساکن اوچ ریاست بہاولپور نے ایک سٹیشن پر حضور کی خدمت میں یہ قصیدہ پیش کیا

تخصیص حمد ہائے بمحمود روشن است
یارب! تو خود بفاتحہ مذکور کردۂ

اے نورِ حق حجاب زِ حق دور کردۂ
ہر جلوہ گاہ را بخدا طور کردۂ

در عالم مجاز حقیقت بجز مجاز
مشہود نیست خصم اجرا شور کردۂ

اے ماہتاب! طلعتِ خور در تو ظاہر ست
زاں دفعِ ظلمتِ شبِ دیجور کردۂ

حُسنِ ازل نمود در آئینہ ات جمال
خود را چہ حکمت است کہ مستور کردۂ

فرقے میانِ ظاہر و مظہر اگر بسے ست
بر ما ہمہ۔ تو شعشعۂ نور کردۂ

فوجیکہ راندۂ بجہاں در جہادِ حق
با اہتمام و داعیہ منصور کردۂ

نے از آئمہ نے ز سلاطین شد۔ از تو شد
ایں کار و خلق را ہمہ مسحور کردۂ

یکسر جہاں ز غلغلۂ دینِ حق پُر است
حیرانم اینچہ نفخ دمِ صور کردۂ

تیرِ دعائے تو ز سما بر زمیں رسد
بے تیغ فتح دہر چو تیمور کردۂ

اسلام بر تو ناز کند از شیوعِ خویش
تبلیغ تا قلمرو فغفور کردۂ

جانہا کہ در قبورِ جسد دفن بودہ اند
از نفخ صورِ حق ہمہ محشور کردۂ

از جلوۂ تو کور دلاں نور یافتند
الحق عجب مظاہرۂ نور کردۂ

آنرا کہ در مجالِ ہوس ہوشیار بود
از جرعۂ ز خمکدہ مخمور کردۂ

اوقاتِ سالکانِ رہِ حق بنصحِ خویش
از وقفِ مال و جاں ہمہ معمور کردۂ

سِرِّ کلامِ حق کہ نہفتا و پردہ بود
بر منبرت علانیہ منشور کردۂ

اسرارِ شرع را کہ حجاب از خواص داشت
با کلک بے مضائقہ مزبور کردۂ

ذکرے کہ از خدا بہ محمدؐ فرا رسید
اسرار و حکمتش ہمہ منشور کردۂ

ہر بوالفضول و بوالہوسے را بجذبِ دل
بر شرع پای بستہ و مجبور کردۂ

شیطاں بجنگ خاست کہ کارش خراب شد
کا مرے بعرف و نہی ز منکور کردۂ

اعدائے خویش را کہ جفا پیشہ بودہ اند
باحربۂ مصابرہ مقہور کردۂ

در نارِ خجل دشمنِ مجروح تو طپد
کاشانۂ و سرائش چہ تنور کردۂ

تیغِ قلم کہ راندۂ کہ اندر جہادِ حق
شبہات ہائے واحقیہ را دور کردۂ

ہر شبہ ادعائیہ اہلِ خلاف را
با حجتہ مبرہنہ محظور کردۂ

آنرا کہ بود بر درِ تو سجدۂ نیاز
ہر چہ عرقِ عمیقہ بلا ہور کردۂ

بے اعتنائی تو ورا در عما گذاشت
ورنہ لیسے آبا لبسہ را نور کردۂ

با ہمتِ بلند بخوانش کہ دار سد
مانوس کوچہ را زچہ مہجور کردۂ

آنرا کہ با تو نسبتے از بد و امر بود
ہر چہ نیز بتعلیم با عور کردۂ

معلوم شد کہ دشمنِ نیکاں است دشمنت
زاں پردۂ ز دیدۂ بے نور کردۂ

معیارِ قولِ حق نبود جز بفعلِ حق
ہر دو بہ نسبت وچشم عدو کور کردۂ

ثابت شود ز شپرہ کور است دشمنت
زاں پردۂ ز دیدۂ بے نور کردۂ

ابرِ بہارِ دینِ حق! ای جولِ جہل را
صد شکر ہا ز تست کہ معمور کردۂ

خاکے فتادۂ بر ہمت را بیک نظر
فردوس ساختی وطنِ حور کردۂ

اختر چو نقشِ پائے تو گر سجدہ گہ نشد
پامالیش برائے چہ منظور کردۂ

حضرت لوط علیہ السلام کا واقعہ

ھٰؤلاء بناتی ھن اطھر لکم کی تفسیر

قرآن مجید نے جس طرز پر انبیاء علیہم السلام کے واقعات بیان فرمائے ہیں وہ بالکل بے مثال اور غیر معمولی طور پر عبرت انگیز ہیں۔ حضرت لوط علیہ السلام کا واقعہ ان میں سے ایک ہے۔ الفضل کی ایک تازہ اشاعت میں حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب کے قلم سے اس واقعہ کو ذکر کیا گیا ہے۔ میں بھی چاہتا ہوں کہ اس کے متعلق کچھ عرض کروں۔

حضرت لوط علیہ السلام کا قصہ قرآن مجید میں متعدد مرتبہ مذکور ہوا ہے ان تمام مقامات پر یکجائی نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس زمانہ میں سدوم کے باشندے جن کی طرف حضرت لوط علیہ السلام مبعوث ہوئے تھے۔ خلاف وضع فطری فعل کے ارتکاب میں خاص طور پر بدنام تھے اور حضرت لوط علیہ السلام کے مشن کا اہم جزء اس بدکاری کا انسداد بھی تھا۔ انہوں نے بارہا اپنی قوم سے کہا اتاتون الفاحشۃ ما سبقکم بھا من احد من العلمین۔ لیکن قوم شنوا نہ ہوئی بلکہ ہر مرتبہ یہی جواب دیا۔ اخرجوا آل لوط من قریتکم انھم اناس یتطھرون (اعراف) لوگو! لوط علیہ السلام اور اس کے تابعین کو اس گاؤں سے نکال دو۔ کیونکہ وہ پاکباز بنے پھرتے ہیں قرآن پاک بتلاتا ہے کہ جب ان لوگوں پر اتمام حجت ہو چکا اور ان کی ہلاکت کا وقت آن پہنچا تو خدا کے فرستادے حضرت لوط علیہ السلام کو پتہ بتانے اور اپنے ساتھیوں سمیت شہر سے نکل جانے کی ہدایت دینے کے لئے آئے۔ اس موقعہ پر بھی سدوم کے باشندوں نے انتہائی بے حیائی اور ناپاکی کا مظاہرہ کیا۔ اسی موقعہ پر خدا کے برگزیدہ نبی لوط علیہ السلام نے ان لوگوں سے فرمایا۔ ھٰؤلاء بناتی ھن اطھر لکم (ہود) اور ھٰؤلاء بناتی ان کنتم فاعلین۔ (الحجر) اس فقرہ کی تشریح میں مختلف طریق اختیار کئے گئے ہیں۔ بائیبل اور بائیبل کے مقلد مفسر تو کہتے ہیں۔ کہ حضرت لوط علیہ السلام نے مہمانوں کو فعل بد سے بچانے کے لئے اپنی لڑکیوں کو بدکاری کے لئے پیش کر دیا۔ بائیبل کے الفاظ حسب ذیل ہیں۔

"اے بھائیو! ایسا برا کام نہ کیجیو۔ اب دیکھو میری دو بیٹیاں ہیں جو مرد سے واقف نہیں۔ مرضی ہو تو ان کو تمہارے پاس نکال لاؤں اور جو تمہاری نظر میں پسند ہو ان سے کرو۔" (پیدائش $\frac{19}{7-8}$)

مگر ہر مومن بلکہ ہر غیرت مند انسان جانتا ہے کہ نبی تو کجا ایک معمولی غیور انسان بھی ایسی بے حیائی اور کمینگی اختیار نہیں کر سکتا۔ اسلوب قرآن اور سارے واقعہ پر سرسری نظر ہی اس تفسیر کو باطل ثابت کرتی ہے۔ دوسرے معنے یہ ہو سکتے ہیں۔ کہ قوم لوط علیہ السلام کو حضرت لوط علیہ السلام کی تبلیغی مساعی کے خلاف ایک یہ اعتراض تھا۔ کہ اس طرح دوسری قوموں کے لوگ ان کے ہاں آئیں گے۔ اور ان کی جاسوسی کر سکیں گے۔ جیسا کہ ان کے قول اولم ننھک عن العلمین سے بھی ظاہر ہوتا ہے۔ تو حضرت لوط علیہ السلام نے ان کے اس خطرہ کے ازالہ کے لئے اپنی لڑکیوں کو بطور یرغمال پیش کرنے پر آمادگی ظاہر فرمائی۔ مگر وہ لوگ اس طریق سے مطمئن نہ ہوئے۔ یہ معنے بھی معقول ہیں۔ آیت کے تیسرے معنے وہ ہیں جو حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب نے ذکر فرمائے ہیں۔ یعنی حضرت لوط علیہ السلام نے اپنی اجنبیت کو دور کرنے کے لئے قوم سے درخواست کی۔ کہ میری دو لڑکیوں کا رشتہ اپنے ہاں کے دو لڑکوں سے کر دو۔ مگر میں نہایت ادب کے ساتھ حضرت میر صاحب کے معنوں سے اختلاف کرنے کی جرأت کرتا ہوں میرے ناقص فہم میں حضرت لوط علیہ السلام کے اس موقعہ پر ھٰؤلاء بناتی ھن اطھر لکم کہنے سے رشتہ مصاہرت کی درخواست کرنا ہرگز مراد نہیں ہو سکتا۔ بائیبل سے ظاہر ہے۔ کہ حضرت لوط علیہ السلام کے داماد پہلے ہی اس شہر میں موجود تھے۔ چنانچہ لکھا ہے:۔

"تب لوط باہر جا کے اپنے دامادوں سے جن سے اس کی بیٹیاں بیاہی تھیں بولا اور ان سے کہا کہ اٹھو اور اس مقام سے نکلو" (پیدائش $\frac{19}{14}$)

اگر یہ نہ بھی ہو تب بھی فرشتوں کے آنے کے بعد اور قوم کے لوگوں کے اس طرح چڑھ آنے پر اپنی لڑکیوں کو نکاح کے لئے پیش کرنا بھی شان انبیاء کے خلاف ہے۔ ان خبیث اور ناپاک لوگوں کے سامنے جبکہ وہ گھر پر حملہ آور ہو رہے ہوں خدا کا نبی اپنی لڑکیوں کا رشتہ پیش کرے ہرگز معقول نہیں یہ تو عام شرفاء کا بھی دستور نہیں چہ جائیکہ خدا کا فرستادہ ایسا کرے۔ حضرت لوط علیہ السلام بزدل نہ تھے اور نہ ہی وہ ان بدکاروں سے اپنی لڑکیوں کا رشتہ مناکحت کرنے کے گرویدہ تھے وہ تو اس سے قبل بارہا برملا کہہ چکے تھے انی لعملکم من القالین (الشعراء) میں تمہارے کاموں کا سخت مخالف ہوں ان سے سخت نفرت رکھتا ہوں۔

قرآن مجید بصراحت فرماتا ہے۔ کہ سدومی حضرت لوط علیہ السلام کے مکان پر بہ نیت بد آتے تھے۔ ان پر بدی کا جنون سوار تھا۔ لعمرک انھم لفی سکرتھم یعمھون (الحجر) وہ خوش خوش دوڑتے ہوئے آتے وجاء اھل المدینۃ یستبشرون (الحجر) وجاءہ قومہ یھرعون الیہ ومن قبل کانوا یعملون السیئات (ھود) اس جگہ آیت ومن قبل کانوا یعملون السیئات سے اس امر کی نفی نہیں کی جا رہی کہ وہ اس وقت بدی کی نیت سے آتے تھے۔ بلکہ اس جملہ کی وضعیت اس بات پر دلالت کر رہی ہے۔ کہ وہ ہمیشہ سے جس بدی میں غرق تھے اسی کے ارتکاب کے لئے اس وقت آتے تھے۔ اس وقت تک انہوں نے فرشتے (غلاظ شداد) دیکھے نہ تھے اور کیا تعجب ہے کہ ایسے ناپاک لوگوں کو فرشتے دکھائی ہی نہ دیتے ہوں میرے علم میں قرآن مجید نے توضیح نہیں فرمائی کہ اہل سدوم نے ان فرشتوں کو دیکھا۔ وہ تو ان کو مرد سمجھ کر ہی آتے تھے۔ چنانچہ سورۃ قمر میں صاف فرمایا ہے۔ ولقد راودوہ عن ضیفہ فطمسنا اعینھم فذوقوا عذابی ونذر۔ اس بات کی ایک زبردست دلیل کہ فقرہ ھٰؤلاء بناتی ھن اطھر لکم سے ہرگز یہ مراد نہیں کہ حضرت لوط علیہ السلام ان لوگوں کو کہتے ہیں کہ اچھا تم میری دو لڑکیوں کا رشتہ اپنے دو لڑکوں سے کر دو یہ ہے کہ قرآن مجید صاف بتا رہا ہے کہ حضرت لوط علیہ السلام ان رعبناک فرشتوں کو دیکھ کر ہیبت زدہ ہو گئے اور عذاب کا نقشہ ان کی آنکھوں کے آگے پھر گیا۔ تب فرشتوں نے تسلی دی۔ کہ گھبراؤ مت ہم تمہیں اور تمہارے اہل کو نجات دیں گے ہاں انا منزلون علی اھل ھٰذہ القریۃ رجزاً من السماء بما کانوا یفسقون (العنکبوت) ہم اس بستی کے بدکار باشندوں پر آسمانی ہلاکت نازل کرنے آتے ہیں۔ کیا یہ تسلیم کیا جا سکتا ہے کہ حضرت لوط علیہ السلام اس علم کے باوجود کہ ابھی ابھی یہ بستی تباہ ہونے والی ہے۔ ان شریروں سے درخواست کریں۔ کہ میری دو لڑکیوں کا رشتہ تم اپنے دو لڑکوں سے کر لو۔ بھلا اس علم کے بعد اجنبیت دور کرنے کے لئے اس ذریعہ کے استعمال کا کون موقعہ تھا؟ چونکہ عام طور پر اور بائیبل کے الفاظ کے رو سے بھی خیال کیا جاتا ہے۔ کہ اس وقت حضرت لوط علیہ السلام کی دو لڑکیاں تھیں اس لئے مذکورۃ الصدر تاویل میں دو لڑکیوں کے دو لڑکوں سے نکاح کا بیان ہے۔ ورنہ

الفاظ قرآن مجید اس کے متحمل نہیں۔

میرے نزدیک (واللہ اعلم) اس آیت کی تفسیر یہ ہے۔ کہ حضرت لوط علیہ السلام نے ان شوریدہ سر اور آوارہ مزاج لوگوں کی بدنیتی کو بھانپ کر نہایت حکیمانہ طریق پر فقرہ یا قوم ھٰؤلاء بناتی ھن اطھر لکم میں اسی نصیحت کو دوہرایا ہے جو وہ ہمیشہ انہیں کیا کرتے تھے۔ وہ پہلے فرمایا کرتے تھے۔ أتاتون الذکران من العٰلمین وتذرون ما خلق لکم ربکم من ازواجکم بل انتم قوم عادون (الشعراء) کہ اے نادانو! تم اپنی بیویوں کو چھوڑ کر اس ناپاک فعل کا کیوں ارتکاب کرتے ہو۔ یہ سراسر تعدی اور حدود سے تجاوز ہے۔ ذرا تدبر کرنے سے صاف معلوم ہو جاتا ہے۔ کہ یہ آیت زیر بحث آیت کی تفسیر کر رہی ہے۔ جو مفہوم ما خلق لکم ربکم من ازواجکم کا ہے۔ وہی ھٰؤلاء بناتی ھن اطھر لکم کا ہے۔ کیونکہ ہر مرد کے لئے اس کی بیوی اطہر ہے۔ جس ناپاک فعل سے انہیں بل انتم قوم عادون کہکر روکا کرتے تھے۔ اسی سے اجتناب کے لئے اس جگہ فاتقوا اللہ فرمایا ہے۔ ہاں پہلے حضرت لوط علیہ السلام ازواجکم کہا کرتے تھے مگر آج انہوں نے جذبات شفقت کے ماتحت نیز سمجھانے کی غرض سے ان عورتوں کو بناتی قرار دیا ہے۔ کیونکہ حضرت لوط ع اس قوم کے نبی تھے اور یوں بھی معمر ہونے اور واعظ کے مقام پر کھڑے ہونے کے باعث قوم کی عورتیں ان کی بچیاں ہی تھیں اس لئے وہ سدومیوں کو یا قوم اور ان کی عورتوں کو بناتی کہنے میں حق بجانب تھے۔

یہ طرز خطاب حضرت لوط علیہ السلام کے جذبات ہمدردی کا بہترین ترجمان ہے۔ مگر آہ! ان بدبخت لوگوں نے ان پاکیزہ جذبات کی ذرہ بھر قدر نہ کی بلکہ نہایت خباثت سے حضرت لوط علیہ السلام کے لفظ بناتی سے ان کی صلبی بیٹیاں مراد لے کر طنزیہ طور پر کہا لقد علمت ما لنا فی بناتک من حق وانک لتعلم ما نرید کہ آپ اپنی بیٹیوں کو گھر رکھئے۔ ہمیں ان کی ضرورت نہیں۔ ہمارا تو جو ارادہ ہے وہ آپ بخوبی جانتے ہیں۔ اس قدر دلآزار اور ناپاک کلمات سن کر حضرت لوط علیہ السلام کی غیرت جوش میں آگئی فرمایا۔ لو ان لی بکم قوۃ او آوی الیٰ رکن شدید (ھود) کہ اے بدفطرتو! اگر میرے پاس اس وقت طاقت ہوتی۔ تو میں خود تمہیں اس شرارت کا مزا چکھاتا۔ لیکن اب تو میں اللہ تعالےٰ (رکن شدید) کی پناہ میں آتا ہوں۔ اور اسی سے ملتجی ہوتا ہوں۔ کہ وہ تمہیں کیفر کردار تک پہنچائے۔ چنانچہ وہ لوگ بہت جلد تباہ و برباد کر دیئے گئے۔ اور خدائی عذاب ان پر نازل ہو گیا۔

ان معنوں کی تائید اس سے بھی ہوتی ہے کہ اللہ تعالےٰ نے سورہ الحجر میں ھٰؤلاء بناتی ان کنتم فاعلین کے بعد ان لوگوں کے استہزائیہ جواب اور حضرت لوط علیہ السلام کے خدا سے ملتجی ہونے کے ذکر کی بجائے یوں فرمایا ہے۔ لعمرک انھم لفی سکرتھم یعمھون فاخذتھم الصیحۃ مشرقین۔

میرے نزدیک آیت قرآنی یا قوم ھٰؤلاء بناتی ھن اطھر لکم فاتقوا اللہ ولا تخزون فی ضیفی کا یہ مفہوم ہے۔ واللہ اعلم بالصواب

خاکسار:۔ ابو العطاء الجالندھری

پتہ مطلوب ہے

قاری محمد امین صاحب کے بھائی قاری عبدالمنان صاحب کا پتہ درکار ہے۔ جو قادیان کے رہنے والے ہیں۔ عرصہ تقریباً آٹھ ماہ کا ہوا ہے کہ علاقہ سندھ میں گئے تھے۔ اگر کسی صاحب کو ان کا پتہ معلوم ہو تو دفتر نظارت امور عامہ میں اطلاع دیں۔ ناظر امور عامہ

احمدیہ ٹورنامنٹ کے متعلق اعلان

سب کمیٹی احمدیہ ٹورنامنٹ (ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ۔ ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول۔ پرنسپل جامعہ احمدیہ۔ جنرل پریذیڈنٹ مقامی جماعت احمدیہ نمائندہ نظارت تعلیم و تربیت۔ نمائندہ نظارت امور عامہ) نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ امسال احمدیہ ٹورنامنٹ ۲۳ رجون کو شروع کیا جائے۔ اس ٹورنامنٹ میں احمدی درسگاہیں اور کلبیں اور ایسوسی ایشن وغیرہ شامل ہو سکتے ہیں۔ اب کے فٹ بال۔ ہاکی۔ والی بال۔ کبڈی۔ رسہ کشی۔ دوڑیں۔ چھلانگیں۔ گیند پھینکنا گولا پھینکنا سے متعلقہ مقابلہ جات ہوں گے۔ جو درسگاہیں اور کلبیں اس میں شریک ہونا چاہیں۔ وہ فیس داخلہ عـــہ روپیہ اور اپنی ٹیموں اور جن کھیلوں میں حصہ لینا ہو ان کی تفصیل ماسٹر محمد ابراہیم صاحب بی۔ اے کو ۱۴ رجون تک دیدیں۔ خاکسار محمد دین سکرٹری سب کمیٹی احمدیہ ٹورنامنٹ

اعلان

سید محمد لطیف صاحب انسپکٹر بیت المال نے جماعتہائے ضلع سیالکوٹ کا دورہ شروع کر دیا ہے۔ عہدہ داران مقامی کو چاہیئے کہ ان کے ساتھ تعاون فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ ناظر بیت المال

پراونشل انجمن احمدیہ صوبہ سندھ کو اطلاع

پراونشل انجمن احمدیہ صوبہ سندھ کو اس اعلان کے ذریعہ اطلاع دی جاتی ہے کہ اس کی درخواست کے مطابق حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے خانصاحب نعمت اللہ صاحب برنج انسپکٹر کوٹڑی کے عہدۂ امارت میں اور نظارت ہذا نے دیگر پراونشل عہدہ داروں کی میعاد میں ۳۱ جولائی ۱۹۳۸ء تک توسیع منظور کر لی ہے۔ اس مدت کے اختتام سے قبل تمام عہدہ داروں کا جدید انتخاب ہو کر دفتر ہذا میں پہنچ جانا چاہیئے۔

ناظر اعلےٰ قادیان۔

تقرر امراء جماعتہائے احمدیہ کے متعلق اعلان

یکم جون ۱۹۳۸ء سے ۳۰ اپریل ۱۹۳۹ء تک مندرجہ ذیل جماعتوں کے لئے حسب ذیل اصحاب کو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے امیر مقرر فرمایا ہے۔

	جماعت	امیر
(۱)	جماعت احمدیہ کالاباغ ضلع میانوالی	بابو محمد طفیل صاحب ریلوے گارڈ
(۲)	" " دینا پور	شیخ مولا بخش صاحب
(۳)	" " منٹگمری	چوہدری محمد شریف صاحب وکیل
(۴)	" " " (نائب امیر)	شیخ فضل کریم صاحب پنشنر سب انسپکٹر پولیس
(۵)	" " نتھال ضلع گجرات	میاں محمد الدین صاحب
(۶)	" " منصوری	سید فضل الرحمٰن صاحب
(۷)	" " وزیر آباد	چوہدری عزیز اللہ صاحب وکیل
(۸)	" " کوٹ احمدیاں (سندھ)	چوہدری غلام حیدر صاحب

نوٹ:۔ حلقہ ۵ میں آڑہ۔ نورنگ۔ نصیرا۔ لنگری۔ پنجوڑیاں۔ رسنہ۔ دھنگ گھیڑ اور گلیانہ کی احمدیہ جماعتیں شامل ہیں۔ ناظر اعلےٰ

ایک منی آرڈر کے متعلق اعلان

عرصہ بارہ تیرہ روز کا گزرا ہے۔ کہ ایک صاحب نے ایک منی آرڈر مبلغ عـــہ کا مجھے بھیجا اور کوپن پر لکھا کہ آج ہی مفصل خط بھیجتا ہوں جس میں اس روپیہ کے خرچ کی تفصیل ہوگی۔ مگر آج تک اس قسم کا کوئی خط مجھے نہیں ملا۔ کوپن پر بھیجنے والے کا نام اسطرح لکھا ہے۔ کہ پڑھا نہیں جاتا۔ براہ مہربانی بہ اس اعلان کے پڑھتے ہی بھیجنے والے صاحب خرچ کی تفصیل سے آگاہ فرمائیں

ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ قادیان۔

وصیتیں

نمبر ۵۰۶۷:۔ منکہ محمد ولد مولوی زبادالرحیم صاحب مرحوم قوم سلمان پیشہ گورنمنٹ ملازمت عمر ۲۹ سال تین ماہ تاریخ بیعت ۲۴ ۱۹۳۴ء ساکن کرگینہ ڈاک خانہ خاص ضلع بنکورا صوبہ بنگال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۳ ۱۹۳۸ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری کل جائداد جس کی قیمت اندازاً -/۷۰۰ روپیہ ہے۔ لیکن میرا گذارہ صرف اس جائداد پر نہیں بلکہ ماہوار آمد پر ہے جو کہ اس وقت -/۱۲۴ روپے ماہوار ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں کہ میری جائداد جو بوقت وفات ثابت ہوگی۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کردوں تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائے گا۔

العبد:۔ محمد

گواہ شد:۔ رحیم بخش

گواہ شد:۔ ابوالقاسم خان

نمبر ۵۰۶۳:۔ منکہ محمد اسمٰعیل خالد ولد چوہدری محمد ابراہیم قوم گوجر گھنگ پیشہ کارکن تحریک جدید عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن اسمٰعیلہ ڈاک خانہ ڈنگہ تحصیل کھاریاں ضلع گجرات بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۲ ۱۹۳۸ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت کوئی جائداد نہیں۔ میرا گذارہ ماہوار الاؤنس پر ہے جو مجھے دفتر تحریک جدید سے -/۲۰ ماہوار کی صورت میں ملتا ہے۔ میں اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ باقاعدہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور میں یہ بھی وصیت کرتا ہوں۔ کہ میری وفات پر جس قدر میری جائداد ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ لہٰذا یہ وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔

العبد:۔ (چوہدری) محمد اسمٰعیل خالد کارکن تحریک جدید

گواہ شد:۔ امیر احمد کارکن دفتر پرائیویٹ سکرٹری۔

گواہ شد:۔ محمد احمد کارکن دفتر تحریک جدید

نمبر ۵۰۶۴:۔ منکہ صغریٰ بیگم زوجہ مولوی محمد نذیر صاحب قریشی مبلغ عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت اکتوبر ۱۹۳۴ء ساکن قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس

نامۂ جاوا

مولوی محمد صادق صاحب مبلغ جاوا "امید" سے تحریر کرتے ہیں۔ کہ ۲۴ اپریل تا ۳ مئی مردوں اور عورتوں میں درس از عربی کتب اور

بلوغ المرام اور اسباق القرآن کے ذریعہ تعلیم و تربیت کا کام کرنے کے علاوہ ۲۳ معزز غیر احمدی و غیر مسلم احباب سے ملاقات کر کے تبلیغ احمدیت کی گئی۔ بعض غیر احمدی

اور بعض غیر مسلم احباب الفضل کا باقاعدہ مطالعہ کرتے ہیں۔ خود اگر اخبار لے جاتے ہیں۔ اور پھر مطالعہ کر کے پہنچا دیتے ہیں۔ اس عرصہ میں تین خطوط کے ذریعہ بھی مضافات میں تحریری طور پر تبلیغ

بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹ ۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔
میری وفات کے وقت جسقدر میری جائیداد ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔
مہر مبلغ دوصد روپیہ بذمہ خاوند زیور طلائی چوڑیاں قیمتی یکصد روپیہ کل جائداد تین صد روپیہ۔

الامتہ :۔ صغریٰ بیگم بقلم خود
گواہ شد :۔ حکیم محمد فیروز الدین انسپکٹر بیت المال
گواہ شد :۔ محمد نذیر قریشی مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ

طبیہ کالج مسلم یونیورسٹی علیگڑھ

طبیہ کالج مسلم یونیورسٹی علیگڑھ میں نئے طلباء کا داخلہ ۱۲ جولائی ۱۹۳۸ء سے ۳۱ جولائی ۱۹۳۸ء تک ہوگا۔ درخواست داخلہ ۷ جولائی تک پرنسپل طبیہ کالج کے دفتر میں پہنچ جانی چاہیئے۔ اور دفتر کی جانب سے مقرر کی ہوئی تاریخ پر امیدوار کو کالج میں حاضر ہونا چاہیئے۔ تعداد مقررہ کے پورا ہونے کے بعد کسی طالب علم کا داخلہ نہ کیا جائے گا۔ قواعد داخلہ مفت طلب کئے جاسکتے ہیں۔

پرنسپل طبیہ کالج مسلم یونیورسٹی علیگڑھ

رشتوں کی ضرورت

تین مختلف معزز زمیندار خاندانوں کی سلیقہ شعار امور خانہ داری سے واقف اور صاحب سیرت و صورت چار لڑکیوں کے لئے، معقول ذریعہ معاش رکھنے والے رشتوں کی ضرورت ہے۔ خواہشمند احباب مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں۔

ف معرفت ایڈیٹر صاحب اخبار "الفضل"

ہر ایک احمدی دوست کا فرض ہے

کہ بطور ہمدردی تمام ہندو مسلمان اور سکھ صاحبان تک ہمارا یہ پیغام پہنچا دے کہ اگر آپ خود یا آپ کا کوئی دوست یا کوئی رشتہ دار کسی قسم کی بیماری میں مبتلا ہے۔ تو ہمارے بزرگ محترم حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضؓ علامہ مولانا حکیم نور الدین صاحب رضی اللہ عنہ طبیب شاہی ریاست جموں و کشمیر کی مجرب ادویات استعمال کریں۔ جن کو ہم نے ان کے ارشاد و ہدایت کے ماتحت تیار کیا ہے۔ نیز ہر قسم کے امراض میں آپ لوگ ہم سے مشورہ طلب کرسکتے ہیں بحمد اللہ یہ دواخانہ رحمانی ۱۹۱۰ء سے حضرت علامہ ممدوح کی اجازت و مشورہ سے قائم شدہ ہے۔ اور ان دنوں بہ سرپرستی و نگرانی حضرت مولانا مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان نہایت خوبی سے کام کررہا ہے۔ اور اس کی تیار کردہ ادویہ سو فیصدی فائدہ بخشتی ہیں۔ ۔ کا ٹکٹ بھیجکر فہرست مفت طلب کریں۔ نیز جن کے بچے چھوٹی عمر میں فوت ہوجاتے ہوں۔ یا مردہ پیدا ہوتے ہوں۔ یا حمل گرجاتا ہو۔ اس کو اٹھرا کہتے ہیں اس کے لئے ہماری تیار کردہ محافظ اٹھرا گولیاں رجسٹرڈ استعمال کریں۔ اور قدرت خدا کا زندہ کرشمہ دیکھیں۔ قیمت فی تولہ سوا روپیہ مکمل خوراک گیارہ تولہ قیمت خرید کرنے والے کو ایک روپیہ فی تولہ دی جائے گی۔

پتہ :۔ عبد الرحمٰن کاغانی اینڈ سنز دواخانہ رحمانی قادیان۔

283

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے مجرب نسخہ جات آپ کے شاگرد کی دوکان سے

نعمت الٰہی لڑکے پیدا ہونے کی دوائی یہ دوائی مرد کو کھلائی جاتی ہے۔ ایسا کون ہے جسکو نرینہ اولاد کی خواہش نہ ہو۔ اس بہترین ثمر کا ہر ایک انسان خواہشمند ہے جس گھر میں نرینہ اولاد نہ ہو۔ کیا امیر کیا غریب ہر وقت اولاد کی خواہش رکھتے ہوئے اداس غمگین وغیرہ مصائب میں مبتلا رہتے ہیں۔ اور جن کو مولا کریم نے نرینہ اولاد دی ہے۔ وہ بھی اور کی خواہش رکھتے ہیں۔ لہذا جن دوستوں کو اولاد کی ضرورت ہو۔ وہ ارسطوئے زماں استاذی المکرم حضرت مولانا شاہی طبیب حکیم نور الدین رضؓ کی مجرب لڑکے پیدا ہونے کی دوائی استعمال کرکے بے ثمری کا داغ دور کریں۔ مکمل خوراک چھ روپے علاوہ محصولڈاک دواخانہ معین الصحت قادیان سے ملتی ہے۔

قبض کشا گولیاں قبض تمام بیماریوں کی ماں ہے۔ کبھی کبھار کی قبض بھی ناک میں دم کر دیتی ہے۔ اور دائمی قبض سے تو اللہ تعالےٰ محفوظ و امن میں رکھے آمین۔ دائمی قبض سے بواسیر ہوجاتی ہے۔ حافظہ کمزور نسیان غالب ضعف بصر دھند لکرے۔ آشوب چشم ہوتا ہے۔ دل دھڑکتا ہے۔ ہاتھ پاؤں جلتے ہیں۔ کام کو جی نہیں چاہتا۔ ہاضمہ بگڑ جاتا ہے۔ معدہ جگر تلی کمزور ہوتے ہیں۔ اور کئی قسم کی بیماریاں موجود ہوتی ہیں۔ ہماری تیار کردہ قبض کشا گولیاں مذکورہ بالا بیماریوں کے لئے اکسیر سے بڑھ کر ثابت ہوچکی ہیں۔ انکے استعمال سے متلی یا گھبراہٹ قے وغیرہ نہیں ہوتی۔ رات کو کھا کر سو جائیں صبح کو اجابت کھلکر آتی اور طبیعت صاف ہوجاتی ہے۔ ان کا استعمال صحت کا بیمہ ہے قیمت چھ گولی ۱۲

مقوی دانت منجن اگر آپ کے دانت کمزور ہیں مسوڑوں سے خون یا پیپ آتی ہے منہ سے بدبو آتی ہے۔ دانت ہلتے ہیں۔ گوشت خورہ یا پائیوریا کی بیماری سے دانت ہلتے ہیں۔ ان کی وجہ سے معدہ خراب ہے۔ ہاضمہ بگڑ گیا ہے۔ دانتوں میں کیڑا لگ گیا ہے۔ تو ان امراض کے لئے ہمارا تیار کردہ مقوی دانت منجن استعمال کرنے سے بفضل خدا تمام شکایت دور ہوجاتی ہے۔ اور دانت مضبوط ہوکر موتی کی طرح چمکتے ہیں۔ قیمت دو اونس ۱۲

تریاق گردہ درد گردہ ایسی موذی بلا ہے۔ کہ الامان جس کو ہوتا ہے۔ وہی اس کی تکلیف کو جانتا ہے۔ اس کا دورہ جب شروع ہوتا ہے۔ اسوقت انسان زندگی کا خاتمہ سمجھتا ہے۔ اس کیلئے ہمارا تیار کردہ تریاق گردہ و مثانہ بے حد اکسیر ثابت ہوچکا ہے۔ اس کی پہلی خوراک سے آرام شروع ہوجاتا ہے۔ اس کے استعمال سے بفضل خدا پتھری یا کنکری خواہ گردہ میں ہو خواہ مثانہ میں ہو۔ خواہ جگر میں ہو سب کو باریک پیس کر بذریعہ پیشاب خارج کرتا ہے جب کنکر کھر کھر کر باریک ہوجاتا ہے۔ اور اپنی جگہ سے اکھڑ جاتا ہے۔ تو بذریعہ پیشاب خارج ہوتا ہوا۔ بیمار کو آگاہ کرجاتا ہے۔ اس کے بعد بیمار کو درد کی شکایت نہیں ہوتی۔ قیمت ایک اونس (دو تولہ) دو روپے۔

حب نظامی (رجسٹرڈ) یہ گولیاں موتی مشک زعفران۔ کشتہ یشب عقیق۔ مرجان وغیرہ سے مرکب ہیں۔ پٹھوں کو طاقت دینے میں بے مثل ہیں۔ حرارت غریزی کو بڑھانے میں بے حد اکسیر ہیں جن پر انسان کی صحت کا دارومدار ہے۔ طاقت مردمی کے بڑھانے میں لاجواب ہیں۔ کمزوری کی دشمن ہیں۔ طاقت و توانائی کی دوست ہیں۔ دل و دماغ جگر سینہ گردہ مثانہ کو طاقت دیتی اور امساک پیدا کرتی ہیں۔ قوت کے مایوسوں کے لئے تحفہ خاص ہے۔ اکیاون کی خوراک ۔ ۴ گولی چھ روپے دئے۔

المشتہر خاکسار حکیم نظام جان اینڈ سنز شاگرد حضرت خلیفۃ المسیح اول نور الدین اعظم رضؓ دواخانہ معین الصحت قادیان

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

بمبئی ۷ رجون - آج مسٹر ناظم الدین ہوم منسٹر بنگال گورنمنٹ نے یونائیٹڈ پریس کے نمائندہ کو دوران ملاقات میں بتایا - کہ چھ ہفتوں تک یعنی لیجسلیچر کا اجلاس شروع ہونے تک ٹیننسی آرڈیننس جاری رہیگا - لیکن اگر گورنر نے بل کی منظوری دینے سے انکار کردیا تو وزیراعظم کے بیان کے مطابق وزارت مستعفی ہو جائے گی -

ٹوکیو ۷ رجون - ایک اطلاع مظہر ہے کہ چین اور روس کے درمیان خفیہ معاہدہ ہو رہا ہے - جس کے مطابق چین روس کے فوجی اور انتظامی مشیروں کی خدمات حاصل کرے گا اس کی ہدایت کے ماتحت چیانگ کائی شیک کی حکومت جاپانیوں کے خلاف پراپیگنڈا کرے گی - اور روس چینی ڈویژن کے لئے ہوائی جہاز اور سامان جنگ مہیا کرے گا - ہر ایک ڈویژن کے لئے ۲۷ ہوائی جہاز ہونگے

لاہور ۶ رجون - اخبار پرتاپ لکھتا ہے - پنجاب کانگرس کی دونوں پارٹیوں میں سمجھوتہ ہو گیا ہے - اور فیصلہ ہوا ہے - کہ صوبہ میں کانگرس کا کام چلانے کے لئے سات اصحاب پر مشتمل ایک کونسل بنائی جائے اور موجودہ ورکنگ کمیٹی کے ممبروں کی تعداد میں اضافہ کردیا جائے - یہ کمیٹی کونسل کے فیصلوں کو عملی جامہ پہنانے کے سوا اور کوئی کام نہ کرے گی - نیز آئندہ انتخابات میں بے ضابطگیوں کو روکنے کے لئے تین ممبروں پر مشتمل ایک بورڈ مقرر کیا گیا -

شملہ ۷ رجون - ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ بعض حلقوں کی طرف سے اس رائے کا اظہار کیا گیا ہے کہ روپے کی شرح تبادلہ میں تبدیلی کی جائے اس سلسلہ میں گورنمنٹ ہند یہ واضح کردینا چاہتی ہے - کہ ہندوستان کے مفاد کا تقاضا یہ ہے کہ موجودہ شرح بحال رہے - اس مقصد کے لئے گورنمنٹ کے پاس کافی ذرائع ہیں - ریزرو بنک میں گورنمنٹ کے پاس ۱۶۰ کروڑ کا سونا اور پونڈ ہیں -

اجمیر ۶ - جون - آج یہاں سخت بارش ہوئی جس سے دو اشخاص ہلاک اور چھ زخمی ہوگئے - دو تانگے چکنا چور ہوگئے - بازاروں میں پانی ہی پانی ہے - ریلوے ورکشاپ بند ہوگیا ہے - بارش ڈیڑھ گھنٹہ تک ہوتی رہی اندازہ ہے کہ بارش تین انچ برسی ہے -

کینٹن ۶ رجون آج بمباری سے فرانسیسی ہسپتال کو بھاری نقصان پہنچا - کئی بم دریا میں کشتیوں میں رہنے والوں پر گرائے گئے - برطانوی حکام نے اس کے خلاف جاپانی قونصل جنرل کے پاس سخت پروٹسٹ کیا ہے -

ٹولوز (فرانس) ۶ رجون معلوم ہوا ہے - ۹ پراسرار ہوائی جہاز پرواز کرتے ہوئے پچاس میل تک فرانسیسی علاقہ کے اندر چلے گئے اور بمباری کی فرانسیسی بیڑوں سے ان پر گولیاں چلائی گئیں - لیکن وہ واپس سپین جانے میں کامیاب ہوگئے - بعض اخبارات نے لکھا ہے کہ یہ جہاز جنرل فرینکو کے تھے مگر اس کا کوئی ثبوت نہیں -

جالندھر ۶ رجون ایسوسی ایٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے - کہ پنجاب گورنمنٹ نے ڈسٹرکٹ حکام کے نام ہدایات جاری کی ہیں - کہ وزارت کے خلاف نکتہ چینی تعزیرات ہند کی دفعہ ۱۲۴ الف (سڈیشن) کے ماتحت نہیں آتی مگر جن تقریروں میں تشدد کی حمایت یا انگیخت کی جائے - ان کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی -

کراچی ۵ رجون - سندھ سماچار کو معلوم ہوا ہے کہ انگلستان میں ہوائی حملہ سے بچنے کے لئے ابتدائی تدابیر پر غور کیا جا رہا ہے - چنانچہ لنڈن میں پیڑول کی حفاظت کے لئے دریائے ٹیمز کے نیچے ٹینک تیار کئے جا رہے ہیں - تاکہ بوقت حملہ بم دریا میں گر کر ضائع ہو جائیں اس کے علاوہ گیس نقاب بھی کافی تیار کئے جارہے ہیں - اور لوگوں کی جان و مال کی حفاظت کے لئے زمین میں تہ خانے بنائے جا رہے ہیں -

بمبئی ۶ رجون میاں احمد یار خان صاحب دولتانہ چیف سکرٹری یونینسٹ پارٹی نے ایک بیان شائع کیا ہے - جس میں لکھا ہے - کہ پنجاب کے بعض ورنیکلر اخبارات نے خبر شائع کی ہے - کہ ایک کونسل میں سر سکندر حیات خان اور مسٹر فضل الحق وزیراعظم بنگال کے درمیان اختلاف رونما ہوا - مگر یہ خبر قطعاً غلط ہے - لیڈروں کا آپس میں بالکل اتفاق تھا -

شملہ ۶ رجون پنجاب اسمبلی کا دفتر آج یہاں کونسل چیمبر میں کھل گیا ہے سیشن ۲۰ رجون کو شروع ہوگا -

لاہور - ۶ رجون گورنمنٹ کا ایک اعلان مظہر ہے کہ پنجاب میں گپتی ایکٹ اسلحہ سے آزاد نہیں ہے -

نئی دہلی ۶ رجون انڈین سول سروس کا مقابلہ کا امتحان ۱۴ رجنوری سنہ ۳۹ء کو ہوگا - جو امیدوار امتحان میں شامل ہونا چاہتے ہوں - انہیں اپنی درخواستیں ۱۵ رجولائی تک اپنے حلقہ کے ڈپٹی کمشنر کو بھیج دینی چاہئیں -

سرینگر - ۵ رجون - ریاستی اسمبلی کے انتخابات میں آل جموں و کشمیر مسلم کانفرنس کو شاندار کامیابی حاصل ہوئی ہے مسلمانوں کے لئے ۲۱ نشستیں مخصوص ہیں - جن میں سے ۱۹ کے لئے مسلم کانفرنس نے اپنے امیدوار کھڑے کئے تھے - اسوقت تک ۱۴ نشستوں پر قبضہ کر لیا گیا ہے - صدر مسلم کانفرنس کو توقع ہے - کہ دوسرے حلقوں سے بھی ان کے امیدوار کامیاب ہو جائیں گے -

پانڈیچری - ۶ رجون - کل ایک گاؤں میں فساد ہوگیا - گولیاں چلائی گئیں - جس سے ۱۲۵ اشخاص شدید مجروح ہوئے پانچ کی حالت مخدوش بیان کی جاتی ہے - پولیس اور فوج جائے وقوعہ پر پہنچ گئی اور صورت حالات پر قابو پا لیا گیا ہے

لکھنؤ - ۵ رجون ضلع لکھنؤ میں ہیضہ سے ایک ہفتہ کے اندر ۸۷ آدمی وفات پا گئے - انسداد مرض کے لئے حکام کوشش کر رہے ہیں -

نئی دہلی - ۶ رجون میونسپل حکام نے دھوبیوں کی بھٹیاں اس بناء پر کہ وہ صحت عامہ کے منافی ہیں منہدم کردی تھیں اس سلسلہ میں ۲۵۰ دھوبیوں نے ہڑتال کردی - دھوبیوں کو بلدیہ کے خلاف اور بھی شکایات ہیں -

چوہا سیدن شاہ ۶ رجون - مسلم لیگ چوہا سیدن شاہ کے ایک جلسہ میں اذان پر بندش اور سکھوں کے رویہ کے خلاف سخت احتجاج کیا گیا - اور حکومت سے مطالبہ کیا گیا - کہ وہ سکھوں کے خلاف قانونی کارروائی کرے - نیز جلو کشمیر پراپرٹی کے کاشت کاران کو امداد کا یقین دلایا گیا - اور حکومت کشمیر کے اس فیصلہ کے خلاف کہ اراضیات ٹھیکہ پر دے دی جائیں صدائے احتجاج بلند کیا گیا - اور مطالبہ کیا گیا - کہ وہ ٹھیکہ کے حکم کو فی الفور منسوخ کردے -

میرٹھ ۶ رجون موضع گکڑپور میں ایک بنئے نے ۹ آدمیوں کو بندوق کی گولیوں سے ہلاک اور چھ کو زخمی کیا - بیان کیا جاتا ہے - کہ کسی شخص نے بنئے کی ناک کاٹ لی تھی اس سے وہ مشتعل ہوگیا - اور بندوق سے نو اشخاص کو ہلاک اور چھ کو زخمی کردیا

لاہور - ۶ رجون کل "پیپلز" میں پنجاب اسمبلی کے بارہ مسلم ارکان کی میٹنگ ہوئی جس میں فیصلہ کیا گیا - کہ وہ یونینسٹ پارٹی سے علیحدہ ہو کر اپنا الگ بلاک بنائیں - چنانچہ یونینسٹ پارٹی کے لیڈر کو اس کی اطلاع دے دی گئی ہے -

ناگپور - ۶ رجون ایمپریس مل کے روئی کے گودام میں آگ لگنے کے متعلق مزید تحقیقات کرنے پر معلوم ہوا ہے - کہ گودام کی جن چیزوں کو نقصان پہنچا ہے - وہ انشور تھیں - قریباً ایک لاکھ روپیہ کی مالیت کی روئی آگ کی نذر ہوئی ہے -

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپایا اور قادیان سے ہی شائع کیا - ایڈیٹر :- غلام نبی